لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۵
Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

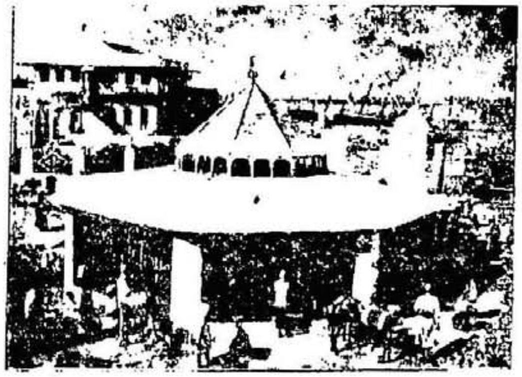

— Telephone № 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly – Rs. 4.12

الہلال

[illegible]
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

الاسبوع

البانیا کي حالت روز بروز ابتر هوتي جاتی هے اور ایسا هونا طبیعي هے- کیونکه یورپ جس قسم کي حکومت پر البانیوں کو مجبور کررها هے وه انکے ملکی اور ملي مصالح اور حیات و جذبات کے لیے قاتل هے -

دوروزو کے تار سے معلوم هوتا هے که اس بد بخت شهر پر ایک رات بهي امن و سکون کي نهیں گذرتي - گویا اس کے لیے غروب آفتاب جنگ کا اعلان هے' اور جب رات زیاده آجاتي هے تو آتشیں اسلحے اپنے تماشے دکهانے لگتے هیں !

یورپ کے پاس سب سے زیاده کامیاب هتیار جهوٹ هے' اور اسلام کے مقابله میں جب کبهي اسے میدان جنگ میں شکست هوتي هے تو وه اس شکست کا انتقام ٹیلی گراموں' سفارت خانوں' اور اخبارات کے دفتروں میں لے لیتا هے !

البانی مسلمان جو تعداد میں ۹۵ فیصدي هیں' چاهتے هیں که انکا بادشاه مسلمان هو - یه مطالبه جزیره نماے بلقان کي دوسري قوموں کي طرف سے تو ایک جائز مطالبه تها' چنانچه اسي بناء پر انگلستان نے یونان اور روس نے بلغاریا کو ٹرکي کی غلامي کے بار سے سبکدوش کردیا' مگر اب جبکه یهي مطالبه مسلمان البانیوں کي طرف سے کیا گیا هے تو یه بغاوت اور سرکشي هے جسکے لیے دهمکي دي گئي هے که اس کا نتیجه سلب خود مختاري اور بین القومي احتلال هوگا ! ویل للمطففین !

لیکن شاید ضمیر کي ملامت (اگر ضمیر یورپ میں اسلامي معاملات کے لیے زنده سمجها جاسکتا هو) اور اس دهمکي کي نامعقولیت نے اس پر قائم رهنے نه دیا - اسلیے اب ایک نو تصنیف نغمه خبروں کے اس گراموفون میں بهرا گیا هے جسکي کنجي انگلستان کے هاتهه میں هے -

ریوٹر اطلاع دیتا هے که " دوروزو میں ایک اجتماع هوا جسمیں تمام اطراف و اکناف البانیا کے ۴۰ قائمقام موجود تهے- موجوده حالت پر ایک سرگرم مباحثه کیا گیا - گو اس کارروائی کا کوئي نتیجه ابهي تک نهیں نکلا هے' تاهم یه امر خاص طور پر قابل لحاظ هے که شهزاده ویڈ کي حکومت کے بقاء و استحکام کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں میں پورا اتفاق تها " سبحانك هذا بهتان عظیم !

شهزاده ویڈ کو رومانیا سے کیا کیا امیدیں نه تهیں ؟ مگر شاید وه وقت قریب آگیا هے جبکه امیدوں کا پردۂ فریب چاک هوجایگا - دوروزو کي تازه ترین خبروں سے معلوم هوتا هے که البانیا کے امن و نظام کے لیے رومانیا سے فوجي اعانت ملنے کی کچهه امید نهیں -

اسلیے بعض مشیران کار یه راے دیرهے هیں که بین الملي فوج کے لیے کوشش کرني چاهیے -

---

حال میں سینٹ پیٹر سبرگ میں ایک موتمر اسلامي منعقد هوئي تهي' جسمیں یوروپین اور ایشیائي روس کے ۴۰ سے زاید مبعوث (وکلا) شریک هوے - اس موتمر کا اصل مقصد یه تها که وه تمام کوششیں جو اسوقت منتشر و متفرق طور پر مسلمانان روس کي دیني وغیر دیني مصالح کي حفاظت میں مصروف کار هیں' ان سب میں ایک مرکزیت اور تنظیم پیدا کردي جاے -

مسئله تعلیم کے متعلق اس موتمر نے یه راے قائم کي که جب تک عورتوں میں تعلیم کي اشاعت نه هوگي اسوقت تک نئي اسلامي نسل کوئي صحیح و مطلوب ترقي نهیں کرسکتي -

---

بالاخر السٹر نے اپنے صوبے کي علحده گورنمنٹ کا اعلان کر کے السٹر پارلیمنٹ قائم کر هي لي - اس گورنمنٹ نے اپنا مطمح نظر یه قرار دیا هے که ملک میں قانون' امن' اور انتظام کي حفاظت کي جاے' ساتهه هي آئرش پارلیمنٹ میں السٹر کے بجبر شامل کرنے کے خلاف جنگ کي جاے' مگر اسطرح که شاه برطانیه کے ساتهه کوئي اعلان بغاوت نهو-

جب سے یه خبر شایع هوئي هے' اسوقت سے انگلستان میں ایک هنگامۂ قلم و زبان برپا هے - مختلف جماعتوں کے اخبارات میں اسکے متعلق اهمیت و حقارت' اعتراض و جواب' الزام و حمایت' اور تحسین و تقبیح سے لبریز مضامین شائع هو رهے هیں-

---

سر ایڈورڈ کارسن نے فدا کاران السٹر کي فوجي قواعد دیکهتے هوے ایک پر جوش تقریر کي اور کہا :

" بظاهر صلح کي کوئي امید معلوم نهیں هوتي' لیکن بهر حال اگر عزت کي صلح ناممکن هوئي تو پهر عزت کي جنگ کی جاےگي "

بیلي مینا میں مسٹر والٹر لوانگ نے لوگوں سے کہا :

" حکومت اب تمهاري حکومت نهیں رهي - اسکے خلاف اپنے لیڈر سر ایڈورڈ کارسن کي پیروي کرلو "

جهاز کوماگاتا کے متعلق آخري فیصله هوگیا - اسے واپس آنا پڑیگا - عدالت اٹاوا کے نزدیک هندوستانیوں کے اخراج کے متعلق حکومت کے قواعد بالکل جائز اور عین عدل و انصاف هیں !

کوماگاتا کے مظلوم مسافروں نے درخواست کي که انهیں واپسي کیلیے مدد دي جاے - اسکے جواب میں گورنمنٹ نے لکها که مدد نهیں دي جاسکتي' تاکه تمهاري حیراني اوروں کے لیے وسیلۂ عبرت هو !

سچ یه هے که جو ملک عزت سے محروم هو گیا هو اسکا وجود صرف عبرت هي کیلیے کار آمد هو سکتا هے -

شذرات

مسئلـــۀ قیـــام الهـــلال

" پہلی منزل "

مسئلۂ قیام الہلال کو پیش کرتے ہوے اس عاجز نے لکھا تھا کہ " دعوت الہلال اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے " بعض احباب کرام کو اسکے سمجھنے میں غلطی ہوئی - حالانکہ " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا ' اسمیں ایک حد تک اسکی تصریح کردی گئی تھی -

میں تفصیل کے ساتھہ نہیں لکھہ سکتا - مختصر یہ ہے کہ الہلال متعدد حیثیتیں رکھتا ہے - از انجملہ ایک حیثیت دعوۃ و تحریک کی ہے - تحریک کے لیے پہلی منزل یہ ہے کہ دلوں کی غفلت دور کی جاے' عام احساس و بیداری پیدا ہو جاے' اور جن مقاصد کیلیے پکارا جا رہا ہے وہ ہزاروں دلوں میں اپنا گھر بنا لیں -

جب ایسا ہو جاے تو دعوت اپنی " پہلی منزل " سے گذر گئی - اسکے بعد اس سے سخت تر اور مہم تر منزلوں کی طرف بڑھنا چاہیے - استعداد و قبول مثل تخم ریزی کے ہے - اسکے بعد آبپاشی کی فکر کیجیے - تا کہ کھیت پوری طرح نشو و نما پاے' اور فصل آے تو کاٹنے کے لیے ہر شاخ اپنا ذخیرہ پیش کر سکے -

* * *

اس آبپاشی کی مختلف صورتیں ہیں اور اسی کو میں " دوسری منزل " قرار دیتا ہوں -

الہـــلال بہ حیثیت داعی الی الحق ہونے کے اسلیے آیا تھا تا کہ سنۃ مقدسۂ حریۃ اسلامیہ کا احیاء کرے' اور اسلام کی تعلیمات حقہ کو انکی اصلی وسعت اور محیط کل صورت میں پیش کردے - نیز بتلاے کہ تعلیم الہی محض چند احکام وضو و طہارت ہی سے عبارت نہیں ہے جیسا کہ بد بختی سے سمجھا جا رہا ہے' بلکہ وہ ایک نظام اجتماعی و مدنیۃ صالحہ کا نام ہے' جو انسانوں کے فلاح و نجاح کے لیے سنن الہیہ کے ماتحت ہر قسم کی اعلی ترین ہدایات اپنے اندر رکھتی ہے' اور اس نے مقام انسانیت کو اسقدر ارفع و اعلی کر دیا ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری الہامی و حکمی تعلیم اسکی نظیر پیش نہیں کر سکتی - وہ اصلاح عالم اور نظام کائنات کا ایک قانون ہے جو تمام مخلوقات و موجودات پر جاری ہے' اور جب کبھی کسی گروہ یا ملک نے رفعت و عظمت حاصل کی ہے تو اسی نظام کے ماتحت' اگر کو اس نے اسلام کی حقیقت نہ پہچانی ہو اور طرح طرح کے مختلف ناموں سے اسے تعبیر کیا ہو:

فاقم وجہك للدین حنیفا ' فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا - لا تبدیل لخلق اللہ' ذالك الدین القیم' و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۳۰ : ۲۹)

* * *

چنانچہ اس نے اپنی آواز بلند کی اور تمام مخالف و مفسد قوتوں کے خلاف اعلان جہاد کردیا - اس راہ میں سب سے بڑا بت وہ ہیبت اور مرعوبیت تھی' جو کفر و ارباب کفر اور انکے خلفاء مضلین کی مسلمانوں کے دلوں پر چھا گئی تھی' جسکو بعض منافقین مفسدین اور ملحدین مارقین نے اپنی ابلیسانہ مساعی سے اور زیادہ مستحکم و جا گرفتہ کردیا تھا' اور جسکی وجہ سے اس پوری نصف صدی کے اندر کسی مسلمان کی زبان کو کلمات الہیہ کی دعوۃ و احیاء کیلیے نہ کھل سکی جو مذہب اسلام کی اصل اساس و بنیاد نظام ہیں' اور جن سے کتاب و سنۃ کے تمام اوراق و صحائف بھرے ہوے ہیں' اور سلف صالحین نے اپنی پوری مقدس زندگیاں انہی کی دعوت اور پکار میں بسر کردی ہیں -

پس سب سے پہلے اس نے اسی طاغوت اعظم اور ابلیس شرک و کفر مجسم کو اپنی بے پردہ دعوۃ کا نشانہ بنایا' اور اتباع اسوۂ مقدسۂ ابراہیمی کی روح سے معمور ہوکر علانیہ پکار اٹھا:

تا للہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین (۲۱ : ۵۸)

افتعبـــدون مـــن دون اللہ ما لا ینفعکـــم شیئـــا ولا یضـــرکم ؟ اف لکـــم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون ؟ (۲۱ : ۶۷)	کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے (لوگوں) کی غلامی کرتے ہو جو نہ تو تم کو کچھہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہارے ان خداوندوں پر جنھیں خدا کو چھوڑ کر تم پوجنے لگے ہو ! تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسی سیدھی بات بھی تمہاری عقلوں میں نہیں سماتی ؟ "

* * *

الحمد للہ کہ ضلالت و افساد کے بہت سے چھوٹے بت در نیم ہوکر گرچکے ہیں ' " طاغوت اعظم " کی ہیبت و مرعوبیت کی جگہہ ہزارہا قلوب مومنین مخلصین میں خداے ابراہیم و محمد (علیہما الصلواۃ و السلام) کی عظمت حقیقی اور عبودیۃ صادقہ جا گزیں ہو چکی ہے' اور احساس و افکار کے انقلاب عام کا ایک ایسا عدیم النظیر اور محیر العقول منظر سامنے ہے جو اسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا !

پس اتباع اسوۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما الصلوۃ و السلام) و اطاعت اوامر اسلامیہ ' و جوش خدمت کلمۂ اسلام و مسلمین و دفع بدعات و زوائد ' اور تبلیغ دین الخالص کتاب اللہ و سنۃ رسولہ کی جو دعوۃ شروع کی گئی تھی ' الحمد للہ کہ وہ عام طور پر " قبول " کرلی گئی ہے - اسی قبولیت کو میں " پہلی منزل " سے تعبیر کرتا ہوں -

اب دوسری منزلیں اسکے بعد کی ہیں - ازانجملہ یہ کہ اس استعداد کو فوراً ایک ایسی منظم و نافذ صورت میں منتقل کردیا جاے کہ اعمال و افعال میں اسکا ظہور پوری قوت و تأثر کے ساتھہ نمایاں ہو جاے ' اور یہ جو تبدیلی مختلف گوشوں اور افراد میں پھیلی ہوئی اور متفرق ہے ' اسے یکجا و مجتمع کرکے ایسی جماعتیں پیدا کی جائیں جو قولاً و عملاً دعوۃ اسلامیہ کی حامل ہوں' اور سلف صالح و مسلمین اولین کے فراموش کردہ طریقوں کے مطابق چلکر ایک عام تبدیلی مسلمانوں کے دینی معتقدات و اعمال میں نافذ و ساری کردیں -

* * *

ہر کام کیلیے دعوت ضروری ہے' اور اسلیے اعلان و اظہار بھی ضروری - لیکن اعلان و اظہار کا عہد ختم ہو گیا - اب خاموشی و گمنامی کا دور حقیقی شروع ہونا چاہیے - آگ جب تک نہیں لگی تھی' اسکی طلب میں شور و ہنگامہ تھا - پر جب لگ گئی تو اب جلنے اور سوز و تپش کی لذت حاصل کرنے کے سوا اور کوئی مشغلہ نہ ہونا چاہیے :

دل سوختہ را جان شد و آواز نیا مد !

الحمد للہ کہ یہ عاجز شور و ہنگامہ کے عین عروج میں بھی سکوت و خاموشی کے اعمال کی لذت سے بے خبر نہ رہا ' البتہ ضرورت جس استغراق و انہماک کی ہے' اسکی مہلت بوجہ مشغولیت الہلال نہ مل سکی -

* * *

اکثر حضرات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ دعوۃ و تحریک کے قیام کیلیے ضروری ہے کہ اسکا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک واقعی صداقت ہے جسے اسکے صحیح و اصلی موقعہ پر رہ کھڑا رہے ہیں - اگر الفاظ بدل دیے جائیں تو انکا مقصود زیادہ واضح ہو جایگا - آگ کے شعلے مطلوب ہیں تو سلگا کر چھوڑ نہ دینا چاہیے - ہر وقت اسے ہوا پہنچانے اور پنکھا جھلتے رہنے کا بھی بندوبست کرنا ضروری ہے :

در جـنوں بیـکار نتواں زیستن
آتشـم تیزست و داماں می زنـم!

یہ بالکل سچ ہے اور یہی میرے دل کا اصلی زخم ہے - لیکن افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوے اپنی اور اپنے گردو پیش کی حالت بھول گئے - میں صرف اس حالت پر توجہ دلا دینا انکے جواب کیلیے کافی سمجھتا ہوں -

اس قسم کے تمام کاموں کیلیے اولین شے تقسیم عمل ہے - یعنے متعدد اشخاص اور جماعتوں کا موجود رہنا جن میں سے ہر شخص یا جماعت کام کے ایک ایک حصے کو اپنے ذمے لیلیے ' اور ان سب کی مجموعی مساعی و اعمال سے تکمیل مقصد ظہور میں آے -

پس صورت یہ ہونی چاہیے کہ ایک جماعت تو ہمیشہ صرف تحریک و دعوت اور تنبہ و ایقاظ کے کاموں میں مشغول رہے' تاکہ بیداری قائم اور غفلت کا استیلاء مقہور و مخذول رہے - دوسری جماعت اس تحریک کے نتائج سے کام لے' اور جو استعداد پیدا ہوتی جاے اسے ضائع نہونے دے -

ہماری اصلی بدبختی یہی ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والے نا پید ہیں اور کوئی حقیقی تقسیم عمل ہو نہیں سکتی - میں دو سال تک اسی چیز کی تلاش میں رہا کہ کسی طرح دونوں کاموں کو ایک ہی وقت میں انجام دیا جاسکے مگر اپنی محرومی سے کامیاب نہوا -

* * *

اب میرے سامنے صرف دو ہی راہیں ہیں - پہلی راہ یہ ہے کہ محض تحریک و قیام دعوۃ ہی کے کام میں مشغول رہوں ' اور اسکے علاوہ جو دینی' علمی ' ادبی ' سیاسی' اور عام اصلاح و ترقی کی شاخوں میں الہلال کام کر رہا ہے یا کر سکتا ہے ' اس پر قناعت کر لوں - یہ میدان بھی کام کرنے والے کیلیے کچھہ کم قدر و قیمت نہیں رکھتا اور بجاے خود ایک بڑی سے بڑی خدمت ہے - مگر کیا کروں' دل ہمت طلب صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا - میں دیکھہ رہا ہوں کہ وقت کم اور فرصت مفقود ہے - آمادگیاں ضائع جا رہی ہیں ' اور استعداد بغیر جمعیت افکار و عمل کے بھٹک رہی ہے - بیج ڈالا جاچکا ہے مگر کوئی نہیں جو آبپاشی کا سامان کرے - کس دل سے گوارا کروں کہ ایسا دیکھوں اور آنکھیں بند کرلوں ' اور اپنے تمام بہترین عزائم کو سپرد خاک کردوں ؟

پھر یہ بھی ہے کہ ہماری حالت اوروں کی سی نہیں ہے - اب وقت اسکا نہیں رہا کہ آہستہ آہستہ ایک ایک منزل کر طے کیا جاے - اب تو معرکۂ جنگ درپیش ہے - ہر سپاہی جو کچھہ کرسکتا ہے کرے' اور صرف اپنے ایک ہی فرض پر قناعت نہ کرلے -

پس خواہ کچھہ ہی کیوں نہو ' میں نے تو روز اول جو فیصلہ کرلیا ہے اور جسکے اندر اس قادر قیوم نے میرے دل کا اصلی سکھہ اور میری روح کی حقیقی لذت رکھدی ہے' اُسے ترک نہیں کرسکتا - ممکن ہے کہ میں اپنی قوت اور اپنے بس سے تن تنہا زیادہ کام کرنے کی طلب میں پوری طرح کامیاب نہوں ' لیکن وہ ناکامی جو تلاش کے بعد ہو' اس سے بہتر ہے کہ ناکامی کے خوف سے تلاش ہی نہ کی جاے - کامیـــابی محض اشخاص و تعینات سے وابستہ نہیں ہے - وہ کہ حقیقی یقین کی آواز صرف اسی کے منہہ سے نکلتی ہے ' کہہ رہا ہے کہ صادق نیتوں کے لیے نا کامی نہیں ہوسکتی - مجھے کامیابی نہو' مگر یہ تو طے شدہ ہے کہ میرے مقصد کو طلب و جستجو کی ہر منزل میں فتحمندی اور کامیابی ہی ہوگی : ربنـا علیک توکلنـا والیک انبنا والیک المصیر!

ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ' و اغفرلنا ربنا ' انـک انت العزیز الحکیم !! (۶۰ : ۵) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین ! (۲ : ۱۸۲)

رہی دوسری صورت یعنے اپنے ارادوں اور طلب و اضطراب کے مطابق "دوسری منزل" کے جن کاموں کو شروع کرچکا ہوں' انہیں تکمیل تک پہنچانے میں لگ جاؤں اور اسکے سوا چارہ بھی نہیں' تو حقیقت یہ ہے کہ متضاد سمتوں کی کشمکش وکشاکش سے میں عاجز آگیا ہوں - ایک ہی وقت میں تن تنہا اعلان و دعوت کے کاموں اور خدمات علمیہ و ادبیہ کو بھی قائم رکھنا ' نیز دوسری منزل کے کاموں کو بھی کرنا بہت دشوار ہے - جو کام اب درپیش ہیں انکے لیے پورے وقت کے صرف کردینے کی ضرورت ہے ' اور اکثر اوقات کلکتہ سے باہر رہنے کی اور ایسے کاموں سے گھر جانے کی جن میں شغل تحریر و کتابت و ترتیب و تدوین رسائل کی مہلت نہیں ملسکتی -

میں دو سال تک اس فکر میں رہا کہ اقلاً اتنا ہی انتظام ہو جاے کہ الہلال جاری رہے ' اور اگر پورا وقت نہیں نکال سکتا تو اور کاموں کیلیے نصف وقت تو نکال سکوں - لیکن تجربے سے ثابت ہوا کہ ایسا ہونا بحالت موجودہ آسان نہیں - پس اگر اُن کاموں میں مصروف ہوتا ہوں تو الہلال کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے ' اور حیران رہجاتا ہوں کہ کیا کروں ؟

* * *

الہلال کی ترتیب اور دائمی مشغولیت کیلیے جس طرح ایک پوری جانکاہ اور دماغ پاش زندگی چاہیے ' اسکا اندازہ میرے دوستوں کو نہیں ہے :

بخرام سوے کلبۂ احزان من شبے
تا بنگری کہ عشق تو با ما چہ میکند ؟

ایک پرچہ الہلال کا اٹھا کر دیکھیے اور اسکے تمام ابواب پر نظر ڈالیے - اگر اسقدر مواد محض نقل ہی کیا جاے - جب بھی اسکے لیے ایک دو آدمی کافی نہیں ہوسکتے - چہ جائیکہ دماغ کا بہ یک وقت اِن سب کو مدون کرنا اور تمام شرائط و خصائص کے تحفظ کے ساتھہ لکھنا - پھر انکی ترتیب و نگرانی اور نظر عمومی و نظم مجموعی -

بلا شبہ مجھے بعض حضرات سے مدد بھی ملتی ہے جسکے لیے میں انکا ممنون ہوں ' لیکن وہ مدد ایسی نہیں ہے جو الہلال کو بہ حیثیت الہلال میری عدم موجودگی میں قائم رکھے -

* * *

یہ کشمکش ہے جسمیں گرفتار ہوں ' اور اسی کے طرف میں نے اشارہ کیا تھا - افسوس ہے کہ بعض حضرات نے اسپر غور نہیں فرمایا اور متعجب ہوکر پوچھنے لگے کہ الہـــلال کو بند کر دینے کا خیال کیوں پیدا ہوا ہے' اور " پہلی منزل " سے مقصود کیا ہے ؟ حالانکہ مقصود تو صاف تھا اور حالات بالکل غیر پیچیدہ -

* * *

یہ دوسری منزل " جماعۃ حزب اللہ " کی تکمیل ہے -

" حزب اللہ " کے اعلان کو ایک سال ہو گیا - اس عرصے میں جو ابتدائی مراحل اسکے متعلق ضرور تھے ' رفتہ رفتہ طے ہوتے رہے ' اور متعدد اہم الامور مراتب کی انجام دہی کی حق سبحانہ نے توفیق دی - ایک بڑا کام کلکتہ میں کسی مرکزی درس گاہ اور " دارالجماعہ " کی تعمیر و تاسیس تھی' سو الحمد للہ کہ اسکے متعلق بھی تمام انتظامات تکمیل کو پہنچگئے ہیں اور انشاء اللہ پہلی رمضان المبارک کو اسکا بنیادی پتھر نصب کردیا جائیگا : الذی انزل فیہ القرآن -

اب اسکے بعد جو کام ہیں ' انکے لیے ضرورت ہے کہ کچھہ عرصے تک کیلیے اپنا پورا وقت صرف کروں' اور یکسوئی کے ساتھہ اسکی تکمیل کیلیے وقف ہو جاوں-

یہی " دوسری منزل " ہے جسمیں اب کسی طرح توقف نہ ہونا

چاهیے - نهیں کهه سکتا که کیونکر یه تمام کام انجام پالینگے ؟ بجز اسکے که الله تعالی کوئی ایسا سامان مهیا کردے جس سے ایک طرف الهلال کي صداے دعوت و خدمات علمیه و ادبیه کا سلسله بهي قائم رهے - دوسري طرف اسکا وجود " دوسري منزل " کي تکمیل و اعمال میں بهي مانع نهو !

ربنا اتنا من لدنك رحمة و هئي لنا من امرنا رشدا ! (۱۸ : ۱۰) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا ' و هب لنا من لدنك رحمه ' انك انت الوهاب ! ربنا انك جامع الناس لیوم لا ریب فیه ' ان الله لا یخلف المیعاد (۳ : ۸) ربنا انك اتیت فرعون و ملاه زینة و اموالا في الحیاة الدنیا - ربنا لیضلوا عن سبیلك ' ربنا اطمس علی اموالهم ' و اشدد علی قلوبهم ' فلا یومنوا حتی یروا العذاب الالیم ! (۱۰ : ۸۸)

مشهد اکبر

مواعید باطله کا خاتمه

مسجد کانپور کی تعمیر جدید کا نقشه پیش کردیا گیا

متولیان مسجد جواب دیں

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین' ایبتغون عند هم العزة ؟ فان العزة لله جمیعا - (۴ : ۱۳۶)

هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے فیصلے کے بعد مسجد مچهلي بازار کانپور کي از سر نو تعمیر کا مسئله چهیڑ دیا گیا تها - هز آنر سر جیمس مسٹن نے کانپور میں متولیان مسجد سے ملاقات کرکے بعض رقوم کا اعلان کیا تها اور کہا تها که تیس چالیس هزار روپیه صرف کرکے از سر نو مسجد کي تعمیر کي جاے - بعض متولیوں نے کہا که هم بغیر مسلمانوں کے مشوره کے کچهه نهیں کهه سکتے - اسپر انهوں نے " مسلمانوں " کے لفظ کي تعریف دریافت فرمالي اور کہا که کیا تمام دنیا کے " مسلمانوں " سے راے لي جائیگي ؟

جواب میں کہاگیا که اگر ممکن هو تو ایسا بهي کیا جاسکتا هے -

اسکے بعد بالکل خاموشي رهي اور کچهه معلوم نه هوا که کیا هو رها هے ؟ بعض اصحاب سے هم نے تحقیق کیا تو معلوم هوا که ابهي کوئي فیصله نهیں هوا - همیں یقین تها که مسجد مچهلي بازار کے متولي حادثۂ گذشته کے بعد اسقدر جلد خود راے اور شتر بے مهار نه هو جائینگے که ایک ایسے اهم معامله کے متعلق جسکي قیمت میں مسلمانوں کا خون ' بیواوں کي آهیں ' اور یتیم بچوں کے اشک هاے حسرت دیے جا چکے هیں ' بغیر مسلمانوں کے علم و حصول راے کے آخري فیصله کر دینگے -

لیکن اسي اثنا میں برتهه ڈے کي فهرست خطابات شائع هوئي اور کانپور کے دو مسلمانوں کو " خان بهادر " اور " خانصاحب " کا خطاب دیا گیا - بظاهر یه ایک بے تعلق بات تهي اسلیے هم نے زیاده توجه نه کي - صله همیشه پچهلي خدمتوں کا ملتا هے نه که مستقبل خدمات کا - اور ایسے مزدور جنهیں پوري ایک شش ماهي کے بعد کام کي اجرت ملي هو' بهر حال رحم کے مستحق هیں - انهیں چهوڑ هي دینا بهتر هے -

مگر هم ایران کے ایک صائب الراے حکیم کا قول بهول گئے تهے :

که مزدور خوش دل کند کار بیش !

۷ جولائي کي صبح کو ڈپٹي محمد علي " خان بهادر " اور عنایت حسین " خانصاحب " کلکٹر صاحب کے هاں گئے - وهاں سے واپس آکر مسجد کے چار متولیوں کو جن میں سب سے زیاده قابل ذکر مجید احمد اور بساطي بازار کا مشهور " کریم احمد " هے ' اپنے ساتهه لیا - ان لوگوں کے پاس مجوزه تعمیر مسجد کا ایک ساده نقشه تها ' نیز کلکٹر کے نام ایک درخواست تهي - درخواست میں لکها تها که " بحضور ' فیض گنجور ' غریب پرور ' خداوند بندگان " وغیره و غیره من التعبد والتذلل والخرافات - آستاں بوسي و باریابي کے بعد نقشه اور درخواست پیش کي گئي اور اُسي وقت " منظور کرکے " بغیر حق اشغال میونسپل بورڈ واپس بهي کردي گئي : یخادعون الله والذین امنوا ' وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون ' (۲ : ۸)

مسئلۂ مسجد کانپور کا آغاز جس قوت و استیلا و عظمت و نفوذ کے ساتهه هوا تها ' اور جس طرح مسلمانوں کے اجتماع عام اور قوة دیني نے مقامي حکومت کے استیلاء کو شکست فاحش دي تهي ' افسوس که اسي طرح اسکا خاتمه بهي کمال غفلت و ناداني اور لغزش و تزلزل پر هوا - لے دیکے اب تمام امیدیں صرف مسجد کي مستقبل حالت پر رهگئي تهیں اور چونکه علانیه وعده کیا گیا تها که سڑک کي تعمیر کے وقت میونسپل بورڈ میں بهتر تجاویز منظور هو جائینگي ' اسلیے مسلمان خاموش تهے اور سمجهتے تهے که اس مرتبه متولیان مسجد اپني گذشته سنۂ نفاق کی تجدید نه کرینگے ' اور انهیں غافل رکهکر ملت فروشي کا سودا نه چکا ینگے - مگر افسوس که انکي غفلت سے پورا پورا فائده اٹها یا گیا ' اور نفاق کا درخت وهی پهل لایا جو بهر حال اُسے لانا تها -

تاهم متولیان مسجد اور انکے خداوند ان نعمت کو هم مطلع کردیتے هیں که اُنهوں نے مسلمانوں کی غفلت کو جسقدر مفید مطلب سمجهه لیا هے ' خوش قسمتی سے ابهي اسدرجه نهیں هے - سمندر کي سطح کو ساکن دیکهکر مغرور نه هو جانا چاهیے - بهت ممکن هے که اسکي تهه میں لهریں چهپي هوئي هوں - وه اگر ساکن و پر امن هونا جانتا هے تو هیجان و تلاطم بهی اسکے خواص میں داخل هیں - یه کسي طرح ممکن نهیں که اُس مسجد کي قسمت کا فیصله چار متولیوں کے هاتهوں میں چهوڑ دیا جاے جسکے لیے هم اپنا خون بہا چکے هیں ' اور جسکے دهبے ابتک مسجد کي دیوار پر باقي هیں گو اُنکے محو کر دینے کی غرض سے جدید تعمیر کیلیے فیاضانه اصرار کیا جا رها هے - مسجد خدا کي هے اور علی الخصوص مسجد کانپور تو تمام مسلمانوں کا مسئله بنگئي هے - اسکے لیے انهوں نے اپني جانیں دي هیں ' روپیه لٹا یا هے ' خطرات میں پڑے هیں ' اور مهینوں آگ کے انگاروں پر لوٹے هیں - بساطي بازار کے چند دکانداروں کو خان بهادر اور خانصاحب اپنے همراه لیجاکر نقشے منظور کراتے هیں تو کرا لیں - مسلمان ایک منٹ کیلیے بهی انهیں کوئي وقعت نهیں دیسکتے - وه کبهی اپني رضا و خاموشي سے موقع نه دینگے که بغیر عام اعلان و منظوري کے مسجد کي عمارت میں ایک رائي برا بر بهي تبدیلي هو ' اور اس بارے میں انتهائی جد و جهد جو وه کر سکتے هیں ضرور کرینگے -

هم اِس مضمون کے ذریعه متولیوں کو توجه دلاتے هیں که وه اس وقت تک کي تمام کارروائي فوراً شائع کر دیں اور بتلائیں که انهوں نے کس قسم کا نقشه پیش کیا هے ' اور کیا طے پایا هے ؟ هم کبهي بهي اس مسئله کو غفلت میں گم هو جانے کیلیے نهیں چهوڑ سکتے -

هم کو مسجد کي نئي تعمیر اسطرح منظور نهیں - نه هم اسکي شاندار عمارت بنانے کیلیے صوبجات متعدده کي " فیاض " گورنمنٹ کو زحمت دینا چاهتے هیں - همیں همارے افلاس و فقر پر چهوڑ دیا جاے - هم مسجد کو اُسکي موجوده حالت پر رهنے دینگے ' اور شرعاً بهي وهاں کسي بڑي مسجد کی ضرورت نهیں هے جسکے لیے غیر مسلم ارباب فیض کی اعانت منظور کی جاے -

الهلال

۲۰ - شعبان ۱۳۳۲ هجري

بسلسلۂ فاتحۃ السنۃ الثالثہ

اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان

اصحاب النار و اصحاب الجنة

تفسیر القرآن کا ایک باب

قران حکیم کے تدبر و مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و باطل ' ایمان و کفر' نور و ظلمت ' تعلق علوي و رشتۂ سفلی' اور اعمال صالحہ و کاروبار مفسدہ و سیئہ کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باهمدگر مخالف گروہ دنیا میں همیشہ سے هوتے چلے آے هیں' اور جب کبهی حق و باطل کا معرکہ گرم هوتا ہے تو انهیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا هوتي هیں - قران حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا ہے اور جابجا انکے اثار و علائم اور خواص و اعمال کی تشریح کی ہے -

مثلاً ۳۲ سے زیادہ مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ہے جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کیلیے مستعد کرلیا ہے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے اللہ اور اسکی صداقت کو چاهنے والی اور پیار کرنے والی ہے' اور اسلیے اللہ نے بهی اسے اپنا دوست اور ساتهي بنا لیا ہے -

اس جماعت کو " اولیاء اللہ" کے لقب سے پکارا گیا ہے - یعنے وہ خدا کے دوست هیں اور اسکے چاهنے والوں کے گروہ میں داخل هیں - چنانچہ سورہ بقر میں فرمایا :

اللہ ولی الذین امنوا	اللہ تعالی مومنوں کا ولي (دوست) ہے
یخرجهم من الظلمات	وہ انهیں تاریکي سے نکال کر روشني
الی النور (۲ : ۲۵۷)	میں لاتا ہے -

آل عمران میں کہا :

و اللہ ولی المومنین	اور اللہ مومنوں کا " ولي " یعني
(۳ : ٦۸)	دوست ہے -

سورۂ جاثیہ میں متقین کہا :

واللہ ولی المتقین -	اللہ متقي انسانوں کا ولي ہے -

سورہ اعراف میں صالحین کہا :

وهو یتولی الصالحین (۷ : ۱۹۵)	اللہ صالح انسانوں کا دوست ہے -

اولیاء اللہ کی پہچان -

سورۂ جمعہ میں اس گروہ کیلیے ایک آزمایش بتلائي' جسمیں پڑکر معلوم هوجایگا کہ کون اولیاء اللہ میں سے ہے اور کون اولیاء الشیطان میں سے ؟

قل یا ایها الذین هادوا	اے پیغمبر یہودیوں سے کہدو کہ اگر تم
ان زعمتم انکم اولیاء للہ	کو اس بات کا دعوا ہے کہ تمام بندوں
من دون الناس فتمنو	میں سے صرف تم هي اللہ کے ولي
الموت ان کنتم صادقین	اور دوست هو' تو اسکي آزمایش یہ ہے
(٦۲ : ٦)	کہ خدا کي راہ میں موت کي آرزو

کرو - اگر تم سچے هوگے تو ضرور ایسا هي کروگے -

اس آیۃ سے ثابت هوا کہ اللہ کے دوستوں کي سب سے بڑي پہچان یہ ہے کہ جب انهیں جان دینے اور زندگي اور اسکي لذتوں سے دست بردار هوجانے کي دعوت دي جاتی ہے تو وہ لبیک کہتے هوے اسطرح دوڑتے هیں 'گویا بهوکوں کو غذا کي اور پیاسوں کو پانی کي پکار سنائي دي - پر جو جهوٹے هیں اور اللہ کي ولایت سے محروم ' وہ انکار کر دیتے هیں اور یہ انکے جهوٹے هونے کی مہر ہے جو خود انهوں نے اپنے اوپر لگا دي :

ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت	اور یہ اللہ اور اسکي صداقت کي
ایدیهم واللہ علیم بالظالمین !	دوستي کا جهوٹا دم بهرنے والے

کبهی بهي موت کي تمنا کرنے والے نہیں - کیونکہ انهوں نے ایسے کام کیے هیں جو انهیں موت کے تصور سے ڈراتے هیں اور زندگي کي مہلت کو غنیمت سمجهے هوے هیں -

موت کي تمنا سے مقصود هرگز یہ نہیں ہے کہ کوئي آدمي موت کو پکارے اور اسکے لیے التجا کرے - اللہ کا مقصود اس سے یہ تها کہ سچے اور جهوٹے کي پہچان کیلیے ایک کسوٹي دیدے - پس فرمایا کہ اگر خدا کے دوست هو تو موت کي تمنا کرو - یعنے اسکے لیے اور اسکے کلمۂ حق کیلیے ایسے کاموں میں پڑو جن میں جان دینے ' اپنا خون بہانے ' اپنے جسم کو طرح طرح کي مہلک مشقتوں میں ڈالنے ' اور زندگي کے عیش و نشاط سے محروم هونے کي ضرورت ہے - اسکے بعد پهر خود هی فیصلہ کیا کہ یہ کام اولیاء اللہ کا ہے - اولیاء الشیطان کبهي بهي ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ یہ موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے هیں' اور زندگي کے عشق میں پاگل هوگئے هیں :

قل ان الموت الذي تفرون	انسے کہدو کہ اے نفس پرستو !
منہ ' فانہ ملاقیکم ' ثم	جس موت سے کہ تم اسقدر بهاگتے
تردون الی عالم الغیب	هو' وہ کچهہ تمهیں چهوڑ نہ دیگي-
والشهادة ' فینبئکم بما کنتم	ایک دن ضرور هي آلیگي - پهر تم
تعملون ! (٦۲ : ۸)	اسي خدا کے طرف لوٹاے جاوگے

جو پوشیدہ اور ظاهر سب کچهہ جانتا ہے -

لاخوف علیهم ولا هم یحزنون -

سورۂ یونس میں انکي ایک بہت بڑي علامت یہ بتلائي کہ انکے لیے خوف اور غم نہ تو دنیا میں هوتا ہے اور نہ آخرۃ میں :

الا ' ان " اولیاء اللہ "	یاد رکهو کہ " اولیاء اللہ " پر نہ تو
لا خوف علیهم ولا هم	کسي طرح کا ڈر اور خوف طاري هوگا
یحزنون - الذین آمنوا و	اور نہ وہ غمگین هونگے - یہ وہ لوگ
کانوا یتقون - لهم البشری	هیں کہ اللہ پر سچي روحوں کی طرح
فی الحیاۃ الدنیا و فی	ایمان لائے اور اپنے اعمال میں اسکا
الاخرہ ' لا تبدیل لکلمات	خوف پیدا کیا - پس انکے لیے دنیا
اللہ ' ذالک هو الفوز	کي زندگی میں بهي خوشخبري ہے
العظیم ! (۱۰ : ٦۲)	اور آخرۃ میں بهي - یہ اللہ کا قانون

ہے اور اللہ کے کلمات میں ذرا بهي تبدیلي نہیں هوتي - انسان کیلیے یہي سب سے بڑي کامیابي ہے !

دارالسلام

سورۂ انعام میں اُن ارباب حق کا ذکر کیا جنکے دلوں کو خدا نے اسلام کیلیے کهولدیا ہے : فمن یرد اللہ ان یهدیہ ' یشرح صدرہ للاسلام- اور جو اُن لوگوں کے مقابلے میں هیں جنکے دل فشار کفر و ضلالت سے

اسقدر تنـگ هوگئے هیں که اب انکا انشراح روحاني هو نهیں سکتا :
و من یرد ان یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً - اسکے بعد اول الذکر جماعت کے لیے بشارت دي :

لهم دار السلام عند ربهم و هو " ولیهم " بما کانوا یعملون (٦ : ١٢٧)

انکے پروردگار کے پاس انکے لیے امن او ر سلامتي کا گھر ھے اور انکے نیک عملوں کے صلے میں وهي انکا " ولي " ھے !

قال انني من المسلمین

سوره حم سجده میں ان مومنین کاملین کا حال بیان کیا ھے جنھوں نے پہلے مقام عبودیة و اعتراف ربوبیت حاصل کیا - پھر مقام استقامت و ثبات عمل و ایمان تک مرتفع هوے : ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا - انکي نسبت فرمایا که : تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا و لا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - یعني ایسے صاحبان استقامت و کاملین پر نزول ملائکه هوتا ھے ' جو طمانیة و سکینة اور بے خوفي و بے غمي کا مقام انپر طاري کردیتے هیں اور جس نعمة جنت کا وعده کیا گیا ھے اسکي انهیں بشارت دیتے هیں اور کهتے هیں که :

نحن " اولیاکم " في الحیاة الدنیا و في الاخره ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم فیها ما تدعون - نزلا من غفور رحیم - و من احسن قولاً ممن دعا الی الله و عمل صالحاً و قال انني من المسلمین !! (٤١ : ٣٠)

هم تمهارے مددگار هیں دنیا میں بهي اور آخرة میں بهي - اور تمهیں اس حیاة بهشتي میں هر طرح کا اختیار اور حکم بخشدیا گیا ھے - جس چیز کو تمهارا جي چاھے تمهارے لیے مهیا ھے ' اور جو نعمت الله سے مانگو گے تمهیں عطا هوگي - یه مقام تمهیں خداے غفور الرحیم کي طرف سے عطا هوا ھے - اور ظاهر ھے که اس شخص سے بڑھکر اور کس کي بات هو سکتي ھے جو الله کي طرف لوگوں کو دعوة دے اور اعمال صالحه اختیار کرے - نیز کهے که میں مسلم هوں ؟

اولیـاء الشیطـان

لیکن اس جماعت کے مقابلے میں ایک دوسري جماعت ھے جو اپنے خواص واعمال میں بالکل اسکي ضد اور مخالف واقع هوئي ھے - قران کریم اسے " اولیاء الشیطان " سے تعبیر کرتا ھے - قران کي اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلق الهي اور رشتۀ حق و صداقت کے مخالف هیں ' شیطاني قوت هیں ' اور ان میں هر قوت اور هر عمل شیطان لعین کا ایک مظهر خبیث ھے - پس جو لوگ حق و عدالة کی راه روشن سے هٹکر اعمال باطله کي تاریکي میں گم هوگئے هیں اور الله کا رشته انکے هاتھوں میں نهیں ھے ' وہ خواه کسي حال اور کسي شکل میں هوں ' لیکن درحقیقت شیطان کے ولي ' اسکے پرستار ' اسکی نسل کے چاکر ' اور اسکی پادشاهت کے غلام هیں -

یهی وہ شیطان کی ولایت اور پرستش ھے جسکے متعلق بنی ادم سے ربوبیة الاهیه نے عهد لیا تها :

الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطان انه لکـم عدوا مبین - وان اعبدونی ' هـذا صـراط مستقیـم ؟ (٣٦ : ٥٩)

اے اولاد آدم ! کیا همنے تمهیں تاکید نهیں کردي تهي که شیطان کي پوجا نه کرنا - وہ تمهارا کهلا دشمن ھے ؟ اور یه که صرف هماري هي بندگی کرنا یهي انسان کیلیے سیدها راسته ھے ؟

چنانچه سوره اعراف میں صاف صاف اسکی تصریح کی :

فریقـاً هدی ' و فریقاً حق علیهم الضلاله ' انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون الله ویحسبون انهم مهتدون ! (٧ : ٢٨)

خدانے دو فرقوں میں سعادت و شقاوت کو تقسیم کردیا - اسنے ایک جماعت کو هدایت دي ھے اور ایک فریق ھے که گمراهي اسپر چھا گئي ھے - یه وہ لوگ هیں (یعني دوسري جماعت کے گمراه) که انهوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولي بنا لیا ھے ' اور با این همه اس زعم باطل میں گرفتار هیں که وهي راست پر چل رھے هیں -

اسي سورة میں اس سے کچھه پہلے ایمان و مومنین کے مقابلے میں " اولیاء الشیطان " کا ذکر کیا ھے -

انا جعلنا الشیاطیـــن اولیـاء للذین لا یومنون (٧ : ٢٧)

هم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا ولی یعنے آشناء و همدم بنادیا ھے جو ایمان سے محروم هیں -

معرکۀ قتال و جدال

پس اس ایة سے صاف صاف همارا استدلال واضح هو گیا - یعنے دو فرقے هیں جن میں سے ایک کو خدا نے اولیاء الله کے نام سے پکارا ' اور دوسرے کي نسبت تصریح کي که اس نے شیطان کو اپنا ولي بنا لیا ھے -

سورۀ کهف میں شیطان کا ذکر کر کے فرمایا :

افتتخذونه وذریته اولیاء من دونی وهم لکم عدو ؟ بئس للظـالمین بدلا ؟ (١٨ : ٥١)

کیا تم هم کو چھوڑ کر شیطان کو اور اسکي نسل کو اپنا ولی بناتے هو حالانکه وہ تمهارا دشمن ھے ؟ ظالموں کیلیے یه کیا هي برا بدله ھے که وہ خدا کي جگه نسل شیطاني کے ماتحت آگئے !

معرکۀ قتال و جدال

پس ایک طرف تو " اولیاء الله " هیں ' اور دوسري طرف " اولیاء الشیطان " - " اولیاء الشیطان " کے بهی مثل اولیاء الله کے مختلف مدارج و مراتب هیں - آخري مرتبه درجه " کفر " ھے اور اسکا سب سے بڑا اضل و اشقی گروه " الکافرین " کا هوتا ھے - یه دونوں جماعتیں همیشه ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا رهتي هیں اور باهم معرکۀ جنگ و قتال گرم رهتا ھے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله ' والذین کفروا یقاتلون في سبیـــل الطاغوت - (٤ : ٧٥)

پس جو لوگ مومن اور الله کے ولی هیں ' وہ تو الله کي راه میں لڑتے هیں مگر جن لوگوں نے " کفر " اختیار کیا وہ " طاغوت " کي راه میں لڑنے کیلیے نکلتے هیں !

طـــاغـــوت

" طاغوت " سے مراد بهي قوة ابلیسي و شیطاني اور اسکے مختلف مظاهر هیں - خواه وہ پتھر کے بت هوں یا بولنے والے انسان - اسي لیے سورۀ بقر کی آیة کریمـه میں اولیـاء الله کا ذکر کرکے اولیاء الشیطان کی نسبت فرمایا که والذین کفروا ' اولیاؤهم الطاغوت (٢ : ٢٥٧) جن لوگوں نے حق سے انکار کیا ' انکا دوست اور ولي خدا نهیں ھے - طاغوت هیں -

حکم قتال

عرضکه پهلی جماعت الله کي راه میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لیے نکلتي ھے ' اور دوسري جماعت شیطان کي راه میں جنگ و قتال کرنے کے لیے :

فقاتلوا اولیاء الشیطان ' ان کید الشیطان کان ضعیفا - (٤ : ٧٥)

" پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکه دنیا ظلم و فساد سے نجات پاے اور صرف الله کیلیے هو جاے - شیطان کے مکر و فریب خواه کتني هي مهیب اور ڈراونے نظر آئیں ' تاهم یقین کرو که اولیاء الله کے مقابلے میں بالکل کمزور و ضعیف هیں "

اگر ان تمام آیتوں کو جمع کیا جاے جن میں ان متضاد و متخالف دو جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکي پهچان کي نشانیوں کا ذکر کیا گیا ھے تو مضمون اسقدر بڑھجاے ' که اصل مطلب کی گذارش کي نهیں معلوم کتني اشاعتوں کے بعد نوبت آے - پس میں نهایت اختصار سے نکا [illegible]

اکتفا کرونگا - امید ہے کہ عنقریب بسلسلۂ " باب التفسیر " ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھہ سکوں -

ما وجدنا علیـــہ آبائنا

ازانجملہ اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ جب کبھی اولیاء اللہ اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ :

وجدنا علیہ اباءنا و اللہ امرنا بہا ' قل : ان اللہ لا یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ؟ (۷ : ۲۷)

ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے - اسکے جواب میں ان گمراہوں سے کہدو کہ خدا نے کبھی بھی اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا - کیا تم اللہ کی نسبت وہ باتیں کہتے ہو جنہیں نہیں جانتے ؟

خسران عاقبت

اولیاء الشیطان کی ایک بہت بڑی علامت یہ بھی ہے کہ کامیابی و فلاح انہیں نصیب نہوگی اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے ہی میں رہینگے :

و من یتخذ الشیطان ولیـــاً من دون اللـــہ فقد خسر خسراناً مبینا - یعدھـــم و یمنیھم و ما یعدھـــم الشیطـــان الا غرورا (۴ : ۱۱۸)

" اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے ہی سخت کھاٹے ٹوٹے میں پڑا - شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑی بڑی امیدیں دلاتا ہے ' لیکن جان رکھو کہ شیطان جو کچھہ وعدے کرتا ہے اُن میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھہ نہیں ہے "

تخویف شیطانی !

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور پرستاروں کو ہمیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رہتا ہے - مگر مومنوں کیلئے کوئی خوف نہیں :

انما ذالکـــم الشیطان یخوف اولیاءہ ' فلاتخافو ھم و خافون ان کنـــتم مومنین ! (۳ : ۱۷۵)

" بیشک ' یہ شیطان تھا جسکا قاعدہ ہے کہ اللہ کے دوستوں کو اپنے دوستوں کی جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ہے - مگر اے مسلمانو ! تم اس سے ذرا بھی نہ ڈرنا - اگر تم سچے مسلمان ہو تو بس ہماری ہی حکومت کا خوف کرو ! "

یخرجونہم من النور الی الظلمات

ایک بہت بڑا فرق حالت یہ بھی ہے کہ " اولیاء اللہ " ایسے عہد میں ہوتے ہیں جبکہ حق اور سچائی معدود ' مگر باطل اور فساد عام ہوتا ہے ' اور گمراہی کی تاریکی اس طرح پھیل جاتی ہے کہ کوئی گوشـہ بھی پوری طرح روشن و منور نہیں ہوتا - ایسی ہی سوسائٹی اور اسی طرح کے گرد و پیش میں وہ پرورش پاتے ہیں ' اور انہی خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھولکر ہر طرف دیکھتے ہیں - انکے سامنے جو کچھہ ہوتا ہے وہ بھی یکسر گمراہی ہوتی ہے ' انکے کان جو کچھہ سنتے ہیں اسمیں بھی ضلالت ہی کی صدا آتھتی ہے ' اور دماغ و فکر جو کچھہ سونچتا ہے اُسکا سامان بھی سرتا سر گمراہی و باطل ہی کے واسطے سے میسر آتا ہے !

لیکن جبکہ وہ اس طرح چاروں طرف کی پھیلی ہوئی اندھیاری میں گھرے ہوتے ہیں تو یکایک خدا کا ہاتھہ چمکتا ہے ' اور انہیں گمراہی سے نکالکر حق و ہدایت کے آجالے میں لے آتا ہے - انکی ہدایت کی مثال بالکل ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی معذور آدمی اندھیری رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ہو اور اندھوں کی طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ہوگیا ہو - اتنے میں ایک واقف راہ اور با خبر ہاتھہ ظاہر ہوکر اُسکا ہاتھہ تھام لے ' اور ٹھوکروں سے بچاتے ہوے اور گڑھوں اور غاروں سے نگرانی کرتے ہوے ایک سیدھے اور محفوظ شاہراہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے - یا یوں سمجھنا چاہیے کہ جبکہ گمراہی اور باطل پرستی کی رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کردیتی ہے ' تو اُس وقت خدا تعالی اپنے دوستوں کیلیے ہدایت کا سورج چمکا دیتا ہے ' اور انکے دلوں کو اسکی روشنی کے اخذ و انعکاس کیلیے انشراح کردیتا ہے !

لیکن جو لوگ خواہشات نفس کی جگہہ خواے شیطانیہ کو اپنا مولی اور آقا بنالیتے ہیں ' اور شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کے جرگے میں شامل ہوجاتے ہیں ' سو انکی حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ہوتی ہے - پہلی جماعت تاریکی سے نکل کر روشنی میں آتی ہے - پر یہ جماعت روشنی سے نکال کر تاریکی میں ڈالی جاتی ہے - پہلی جماعت کی اصلی اور ابتدائی حالت تاریک ہوتی ہے مگر اللہ اُنہیں سعادت و ہدایت کی نورانیت میں نکال لاتا ہے - دوسری جماعت کے لیے ابتدا میں تو ہدایت و سعادت موجود ہوتی ہے لیکن بعد کو شیطان سعادت سے نکالکر شقاوت میں دھکیل دیتا ہے - چنانچہ سورۂ بقر کی آیۂ کریمہ اوپر گذر چکی ہے - اسکے لفظوں پر غور کرو :

اللہ ولی اللہ الذین امنـوا یخـرجھـــم من الظلمـــات الی النور ' والذین کفروا اولیـــاؤھم الطـــاغوت ' یخرجونھـم من النور الی الظلمات -

اللہ مومنوں کا دوست اور ولی ہے - وہ اُنہیں تاریکی سے نکالکر روشنی میں لاتا ہے - مگر جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ' انکے دوست طاغوت ہیں جو انہیں اللہ کی روشنی سے نکالکـر شیطان کی اندھیاری میں ڈالتے ہیں !

اولیاء اللہ کی نسبت کہا کہ یخرجھم من الظلمات الی النور - اور اولیاء الشیطان کیلیے کہا : یخرجونھم من النور الی الظلمات -

و یحسبون انھم مھتدون

ایک علامات انکی یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں حق و ہدایت پر سمجھتے ہیں - اسکا انہیں بڑا دعوا ہوتا ہے اور بڑا ہی گھمنڈ ' حالانکہ وہ ہدایت سے اسقدر دور ہوتے ہیں جسقدر باوجود اتصال کے روشنی سے تاریکی :

انھم اتخذو الشیاطین اولیـــاء من دون اللہ و یحسبـــون انـھــــم مھتدون (۷ : ۲۹)

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانی قوتوں کو اپنا دوست بنا لیا ہے - باایں ہمہ اس زعم باطل میں گرفتار ہیں کہ وہی راہ ہدایت پر ہیں !

وحی شیطـــانی

شیاطین ہمیشہ اپنے اولیاء پر وحی کرتے رہتے ہیں تاکہ خدا کے دوستوں سے شیطانی الہامات کے مطابق بحث و جدل کرسکیں اور انہیں اللـــہ کی پادشاہت سے نکالکر شیطـــانی حکومتوں میں داخل ہونے کی ترغیب دیں :

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم ' و ان اطـعـتـمـوھـــم انکـــم لمشـــرکون ! (۶ : ۱۲۱)

اور شیاطین اپنے ولیوں کی طرف وحی کرتے رہتے ہیں ' تاکہ وہ تمہارے ساتھہ شیطانی القا کے بموجب بحث و جدل کریں - لیکن اگر تم نے انکی باتوں کی اطاعت کرلی تو جان رکھو کہ پھر تمہارا شمار بھی مشرکوں میں ہوگا !

(حزب اللہ و حزب الشیطان)

قرآن کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسری اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ہے - سورہ مائدہ میں مسلمانوں کو اُس سے منع کیا ہے کہ اللہ اور اسکی شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاری کو اپنا ولی بنائیں : لا تتخذو الیھود و النصاری اولیاء - اسکے بعد فرمایا ہے کہ اگر لوگ اللہ کی دوستی کی راہ چھوڑ کر الگ ہوجائیں ' تو اسلام کے کاموں کا کچھہ بھی نقصان نہ ہوگا خدا ایک دوسری جماعت سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کی پیدا کردیگا ' جنکی ولایت الہی اور محبت ربانی یہاں تک بڑھی ہوئی کہ وہ اللہ کے چاہنے والے ہونگے اور اللہ اُنسے پیار کریگا : یحبھم و یحبونہ - پھر کہا کہ :

انما وليكم الله و رسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة و يوتون الزكوة و هم راكعون - و من يتول الله والذين امنوا فان "حزب الله" هم الغالبون (٥ : ٦١)

" مسلمانو ! تمهارا دوست الله اور اسكا رسول هے ' اور وه مومن جو ايمان لاچكے هيں ' جو صلوة الهى كو دنيا ميں قائم كرتے هيں ' جو خدا كي راه ميں اپنا مال خرچ كرتے هيں ' اور جو هر وقت الله اور اسكے حكموں كے آگے جهكے رهتے هيں - پس جو شخص الله ' اسكے رسول ' اور مومنوں كا دوست و ولي هوكر رهيگا " حزب الله " وه ميں سے هے ' اور يقين كرو كه " حزب الله " هي كے لوگ غالب هونے والے هيں ! "

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جو لوگ الله كے ولي اور اسكے دوست هيں ' انكا ايك نام لسان الله الحكيم ميں " حزب الله " بهي هے - " حزب " كهتے هيں گروه اور جماعت كو - حزب الله سے مقصود وه لوگ هوے جو الله كي جماعت هيں -

چنانچه سورۂ حشر ميں فرمايا كه جو لوگ الله كي محبت كي راه ميں دنيا كے تمام رشتوں كي كچهه پروا نه كريں ' حتى كه ماں باپ اور عزيز و اقربا كي محبت اور دامنگيري كو بهي هيچ سمجهيں ' اور خدا كي پكار جب انكے كانوں ميں پڑ جاے تو سب كو چهوڑ چهاڑ كر اسي كي طرف دوڑ جائيں ' تو ايسے لوگ " حزب الله " هيں :

اولائك " حزب الله " الا ان حزب الله هم المفلحون - (٥٨ : ٢٢)

يهي لوگ " حزب الله " هيں - سن ركهو كه يقيناً " حزب الله " هي كے افراد فلاح پانے والے هيں !

جس طرح اولياء الله كا ايك نام يا ايك درجه " حزب الله " هے - اسي طرح " اولياء الشيطان " كا بهي دوسرا نام " حزب الشيطان " هے :

استحوذ عليهم الشيطان فانساهم ذكر الله ' اولائك " حزب الشيطان ' الا ان " حزب الشيطان " هم الخاسرون ! (٥٨ : ١٩)

شيطان اور اسكي قوتيں ان پر مسلط هوگئي هيں - پس انهوں نے خدا كے ذكر اور رشتے كو فراموش كرديا هے - يهي لوگ " حزب الشيطان " هيں اور جان ركهو كه حزب الشيطان كيليے آخر كار نقصان اور خسران هي هے !

(اصحاب النار و اصحاب الجنه)

اور يهي وه دو جماعتيں هيں جنكو صدها مقامات ميں " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنه " كے لقب سے بهي ياد كيا گيا هے ' اور انكے اعمال و خواص كي جابجا توضيح كي هے - چنانچه سورۂ بقر والي آية كو ايك بار اور پڑهو اور اسكے بقيه ٹكڑے كے الفاظ پر غور كرو :

والذين كفروا اولياء هم الطاغوت ' يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولائك " اصحاب النار " هم فيها خالدون ! (٢ : ٢٥٨)

اور جن لوگوں نے راه كفر اختيار كي ' سو انكے اولياء طاغوت هيں جو انهيں نور و هدايت سے نكال كر ظلمات ضلالت ميں مبتلا كرتے هيں - يه لوگ " اصحاب النار " هيں اور هميشه دوزخي عذابوں ميں رهينگے

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جن لوگوں كے اوليا و سردار " طاغوت " هوں (اور " طاغوت " سے مراد بهي شيطان اور اسكے خلفاء مظاهر هي هيں) تو ايسے لوگ " اصحاب النار " هيں ' كيونكه انكي زندگي هميشه آگ ميں جلتے رهنے كي اور سوختني هوگي روح كي راحت اور دل كا سكهه انهيں نصيب نه هوگا -

اس سے پہلے ايك آية گذر چكي هے جسميں " اولياء الله " كي نسبت فرمايا كه : تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

اس آية كريمه ميں خاص طور پر اولياء الله كو " جنت " كي بشارت دي گئي هے پس في الحقيقت وهي " اصحاب الجنة " بهي هيں - كيونكه انكي حيات دنيوي و ديني ' جسمي و روحي ' ظاهري و معنوي ' هر حال اور عهد و دور ميں كاميابيوں ' فتح مندیوں ' آرام و راحت ' نعائم و لذائذ ' اور عيش و نشاط كي زندگي هوگي !

اعمال و خصائص

سورۂ يونس ميں " اصحاب الجنه " اور " اصحاب النار " كي تعريف پوري وضاحت كے ساتهه بتلا دي هے ' اور يه بهي واضح كرديا هے كه دونوں جماعتوں كے اعمال كيسے هوتے هيں ؟ اور كن نتائج كي بنا پر ايك كو جنت والونكي اور ايك كو نار والوں كي زندگي ملتي هے ؟

للذين احسنوا الحسنى و زيادة ولا يرهق وجوههم قتر و لا ذلة ' اولائك " اصحاب الجنة " هم فيها خالدون - (١٠ :)

" اور جن لوگوں نے دنيا ميں اچهے اور بهلائي كے كام كيے ' انهيں نيك كاموں كے بدلے ميں ويسي هي بهلائي اور فلاح مليگي ' بلكه انكے حق سے بهي زياده مليگي - انكو كبهي بهي ناكامي كا غم ' شكست كي رسوائي ' اور نامرادي و ذلت كي ذلت پيش نه آئيگي - يهي لوگ " اصحاب الجنة " هيں جو هميشه بهشتي زندگي ميں رهينگے "

اسكے بعد دوسرے گروه كي حالت بتلائي :

والذين كسبوا السيئات ' جزاء سيئة بمثلها و ترهقهم ذلة ' ما لهم من الله من عاصم ' كانما اغشيت وجوههم قطعا من الليل مظلما ' اولائك " اصحاب النار " هم فيها خالدون ! (١٠ :)

اور جن لوگوں نے دنيا كے كاموں ميں برائي حاصل كي اور بدي كا راسته اختيار كيا ' تو يه ظاهر هے كه فطرة الهي برائي كا بدله ويسي هي برائي سے ديگي - ذلت اور نامرادي سے انكے چهرے ايسے كالے پڑ جائينگے گويا رات كي چادر ظلمت كا ايك ٹكڑه پهاڑ كر انكے چهروں پر ڈالديا گيا هے - الله كے اس عذاب سے انهيں كوئي نهيں بچا سكتا - يهي لوگ " اصحاب النار " هيں جنكے ليے هميشه دوزخي زندگي هوگي "

ان دو آيتوں كي اگر اپنے مذاق كے مطابق تفسير كروں تو ايك مستقل كتاب هوجاے - اسلامي تعليم كي حقيقت اور قران حكيم كے اصول درس حقائق و معارف كا ايك بحر ذخار هے جو ان دو چار جملوں كے اندر بند كرديا گيا هے : ختامه مسك ' و في ذلك فليتنافس المتنافسون !

ثواب و عذاب كي حقيقت ' نتائج اعمال اور مكافات عمل كے فطري اور طبيعي اصول كي تشريح ' مذهب و اخلاق كي اساسات اصليه اور امتيازات عقايد ' قانون تعالى و تسلسل بشري كے مبادي حقائق ' اصحاب جنه و ارباب نار كي قدرتي تقسيم ' فطرة كا قانون عمل بالمثل ' اور انسان كيليے راه سعادت و هدايت كي كلي اور اصولي تعليم ' غرضكه شريعت و اخلاق اور حكمت و تعليم كي كوئي اصولي بحث ايسي نهيں هے جو ان دو آيتوں پر متفرع نهوتي هو ' اور انكي طرف ايك واضح و بين اشاره ان ميں نه كرديا گيا هو - تا وقتيكه تفسير القران كي تحرير و توزيع كا مستقل انتظام نهو ' ضمني طور پر يه چيزيں بيان ميں نهيں آسكتيں (١)

(١) يہاں كا حاشيه ايك مستقل مضمون كي صورت ميں زير عنوان مقالات درج هے -

حـادثـه اليـمـه بحريـه

ايمپريس آف آئر لينڈ کا ماتم !

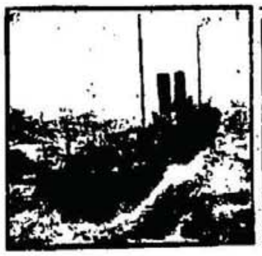

حفظ ما تقدم کی ایک نئی تجویز

آینده جہاز کا ہر تختہ بجاے خود ایک جہاز ہوگا !

جہاز ایمپریس کي مہیب تباهي کے حالات اخبارات میں شائع هوچکے هیں - لیکن هم منتظر تھے که ولایت کي ڈاک میں جزئیات حادثه کے متعلق پوري تفصیل اور مصور رسائل میں ضروري مناظر آجائیں ' تو الہلال کیلیے مضمون ترتیب دیں -

ولایت کي گذشته ڈاک میں اسکے متعلق نہایت مفصل اور دلچسپ مواد آگیا ہے -

موجوده فن مصوري کي ایک شاخ واقعات حوادث کي تصویر مرسومه و مصوره کے ذریعه شرح ہے - واقعه کے تمام حالات و جزئیات سامنے رکھکر اسکي مصور نقشه اور اسکے ذریعه ان دقیق و مشکل جزئیات واقعه کو ذهن نشین کرنا جو محض عبارت و بیان سے ذهن نشین نہیں هوسکتیں -

قدیم زمانے کے مصور خیالي قصص و حکایات کیلیے تصویریں بناتے تھے - انکا مقصود بھي یہي تھا - لیکن اب یه فن اسقدر ترقي کرگیا ہے که چھوٹے چھوٹے واقعات اور معمولي حوادث بھي بڑے بڑے مصور صفحات و مرقعات کے ذریعه سمجھاے جاتے هیں - اور ایک ایک واقعه کے متعلق دس دس تصویریں بنائی جاتی هیں تاکه اسکا هر حصه نظروں کے سامنے آجاے -

جہاز " ایمپریس " کے حادثے کے متعلق بھي یورپ کے مصور رسائل نے بے شمار تصویریں شائع کي هیں اور ان میں هر تصویر کسي نه کسي اهم اور پر از معلومات پہلو کو واضح کرتي ہے - ان ایک سو صفحے حادثه کي تفصیل بیان کرنے میں سیاه کیے جائیں ' جب بھي اسقدر صحیح اور تشفي بخش معلومات حاصل نہوں جسقدر ان تصویروں میں سے ایک چھوٹي سي تصویر بتلا سکتي ہے - هم چند تصویریں شائع کرتے هیں -

(تفصیل حادثه)

مگر پہلے حادثه کي اصلي صورت ذهن نشین کر لیني چاهیے - حادثه دو جہازوں میں تصادم سے هوا - دونوں کے کپتان زنده بچ گئے هیں اور دونوں اپني بریت کي کوشش کر رهے هیں - اسلیے دونوں کے بیانات میں اختلاف ہے اور ایک دوسرے کو ملزم قرار دیتے هیں - صحیح واقعه کا معلوم کرنا مشکل هوگیا ہے - هم نے کوشش کي ہے که دونوں بیانات کے متفق علیه حصے کو اختیار کریں -

جہاز ایمپریس آف آئرلینڈ مقام کیوبک (استریلیا) سے ۱۴۶۷ مسافر لیکر لیورپول کي طرف روانه هوا - ۱۸۰ - میل راسته طے کیا تھا که شب کے وقت کہر کي زیادتي کي وجه سے اسے رک جانا پڑا - یه مقام جہاں وه رکا ' فادر پوئنٹ Father point (۱) سے زیاده دور نه تھا -

لیکن اسي اثناء میں ناروے کا ایک جہاز سامنے سے آرها تھا جس کا نام " استوارستید " ہے - ایمپریس کے کپتان کا بیان ہے که اس نے دو میل کے فاصلے سے اسے دیکھا ' اور لاسلکي (بے تار کي خبر رساني) کے ذریعه اپنے وجود سے مطلع کیا -

ایمپریس کا خیال تھا که استوارستید دهنے هوکر نکل جائیگا - استوارستید کہتا ہے که میں نے اس اطلاع پر عمل کیا لیکن خود ایمپریس سامنے آگیا - بہر حال جب دونوں جہاز قریب هوے تو غالبا دونوں نے ایک دوسرے کو کترا کر نکل جانے کي کوشش کي - لیکن کہر بہت زیاده تھا اور انجن پوري قوت میں تھے - ایمپریس نے استوارستید کو اپنے دهنے چھوڑ دینے کي کوشش کي اور اسلیے (بائیں کوٹ) جہاز کا رخ اور زیاده بائیں جانب کردیا - استوارستد بجاے اسکے که دهني جانب هوکر نکلجاتا ' سیدها بڑھا چلا آیا ' اور عین اس وقت جبکه ایمپریس دهني طرف مڑنے کي وجه سے استوارستید کے سامنے عرض میں آگیا تھا ' بخط مستقیم بڑھکر اسکے درمیاني حصے کے سامنے پہنچ گیا -

یہي موقعه اس وقت تک حادثه کا اصلي وقت سمجھا گیا ہے - دونوں جہاز ٹکراے - مگر بالمقابل هوکر نہیں ٹکراے کیونکه استوارستید سیدھا آرها تھا اور ایمپریس اسکے عرض میں آگیا تھا - اگر دونوں کو اکٹھا عرض کرلیں جو لگے هوے تھے ' تو صورت حادثه یوں هوئي که استوارستید کے سرکي ایمپریس کے سینے سے ٹکر لگي ' اور پچھلي جانب کي دیوار کا تخته انڈے کے چھلکے کي طرح ٹوٹ کر الگ هوگیا !

(لاسلکي)

جس وقت یه حادثه هوا ایمپریس لاسلکي تار (بے تار کي خبر رساني) کے موزوني اسٹیشن سے بہت قریب تھا - حادثے کے ساتھه هي اس نے اپني مصیبت کي اطلاع دي ' اور فوراً دو ٹلخاني کشتیاں اعانت کیلیے روانه هوگئیں - ان میں سے ایک کا نام لیڈي ایولن اور دوسرے کا نام یوریکا تھا -

(۱) فادر پوئنٹ دریاے سینٹ لارنس کے ایک لاسلکي (بے تار کي خبر رساني) کے اسٹیشن کا نام ہے - یہاں هر وقت متعدد چھوٹے اسٹیمر موجود رہتے هیں -

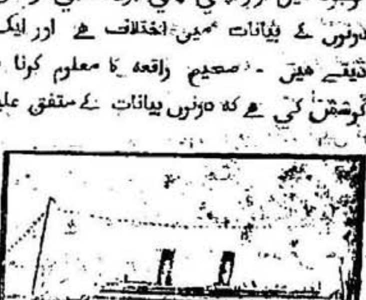

اس صفحه کي چار تصویروں میں دهني جانب کي پہلي تصویر جہاز استوار سٹیڈ کي اور دوسري ایمپریس کي ہے -

بائیں جانب میں پہلي لیڈي ایویلن اور دوسري یوریکا کي ہے -

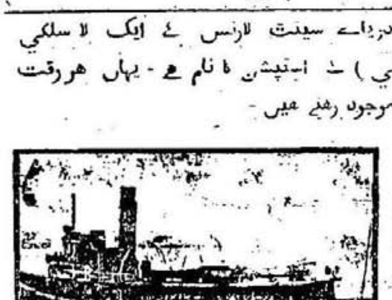

لیکن ان دونوں کشتیونکا پہنچنا کچھہ مفید نہ ہوا - تصادم نے ایمپریس کو بالکل برباد کردیا تھا - جہاز کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا تھا جسکی وجہ سے ڈوبنے میں بہت کم وقفہ لگا - صرف چار کشتیاں اُتاری جا سکیں جن میں ۴۴۴ آدمی سوار ہوگئے اور بچ گئے - باقی ۱۰۲۳ انسانوں کو چند لمحوں کے اندر ' خشکی سے صرف ۱۸۰ میل کے فاصلے پر " نئی دنیا کے تمام سامانوں اور بندوبستوں کے ساتھہ ' بالآخر قعر سمندر کا گوشہ نصیب ہوا !!

(حادثـہ کا اثـر)

ٹکرانے کے ساتھہ ہی ایمپریس کے پچھلے حصے کی دیوار بالکل ٹوٹ گئی - یہ وہ حصہ تھا جسکے اندر انجن کا گھر تھا ' اور اسکے بعد ہی مسافروں کے داخلی کمرے (کیبن) تھے - حادثہ رات کے وقت ہوا - تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیٹے تھے - ٹکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا ' اسکے سامنے کا تختہ ٹوٹ کر الگ ہوگیا ' اور پانی کے سیلاب نے اندر پہنچکر انجن کو بیکار کردیا - یعنی سفر میں

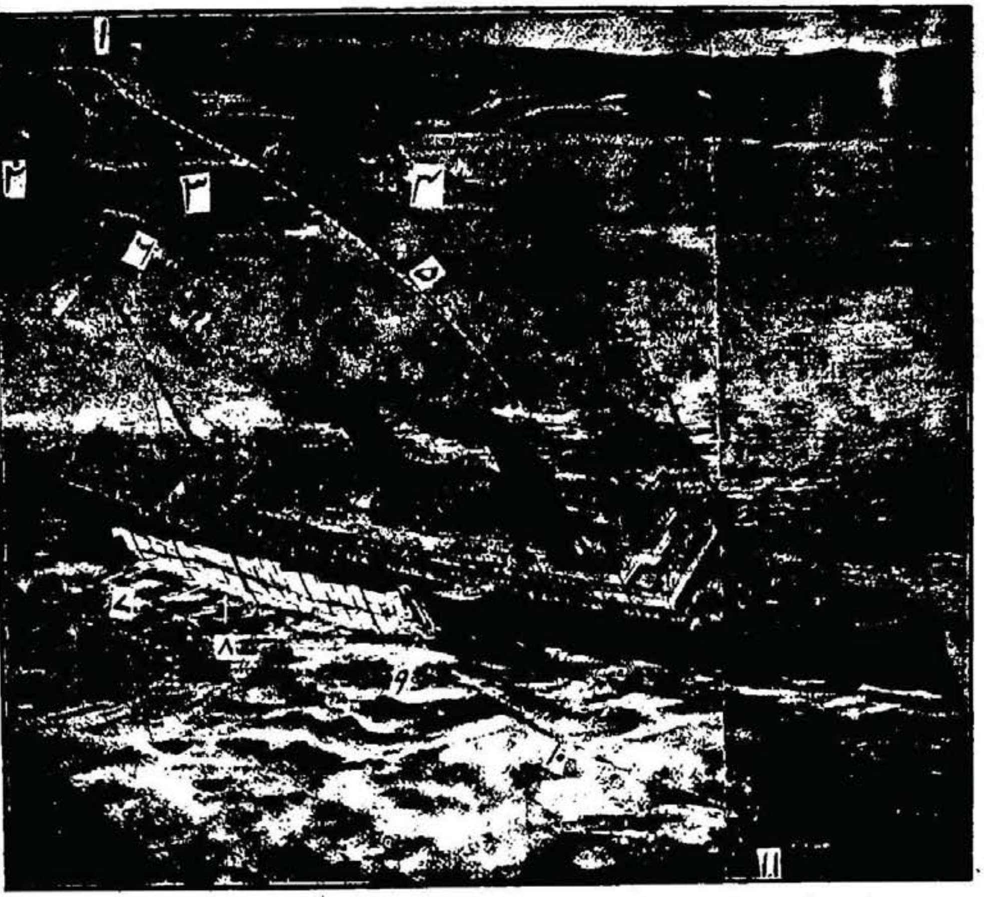

مغرور انسان کا سب سے زیادہ اعتماد دھوئیں اور بھاپ کے اس بت ہی پر ہوتا ہے - سب سے پہلے قدرت نے اسی دیوتے کو بیکار کردیا !

اسکے ساتھہ ہی وہ حصہ پھٹا جو جہاز کے داخلی کمروں کے بالمقابل تھا - انکے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر ہی مرگئے یا پانی کے سیلاب میں غرق ہوکر بہہ گئے !

تصـــویـر نمبر [۱]

اس تصویر میں حادثہ کی صورت دکھلائی گئی ہے - تصویر میں نمبر دیدیے ہیں - انکی تشریح حسب ذیل ہے :

(۱) مقام کیوبک جہانسے ایمپرس روانہ ہوا -

(۲) ریموسکی - یہ وہ جگہ ہے جہاں ایمپرس کی تباہی کے بعد بقیہ ۴۴۴ مسافر آتارے گئے -

(۳) لیڈی ایویلن لا سلکی کے ذریعہ خبر پاکر اعانت کیلیے جا رہا ہے !

(۴) دریاے سینٹ لارنس -

(۵) اس خط کے ذریعہ وہ راستہ بتلایا ہے جس سے ایمپرس گذرا -

(۶) ایوریکا جو اعانت کے لیے روانہ ہوا -

[اب نمبر ۷ سے لیکر نمبر ۹ تک ایمپرس کا وہ حصہ دکھلایا ہے جو تصادم سے ٹوٹ گیا تھا -]

(۷) ان تمام کمروں میں جتنے مسافر تھے یا تو اپنے بستروں ہی پر مرگئے یا ڈوب گئے - سیکڑوں کو تو اٹھنے اور حادثے کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا -

(۸) اس حصے میں جو سوراخ ہوا ' زیادہ تر اسی راہ سے سمندر کو اندر جانے کا موقع ملا -

(۹) یہاں سب سے پہلے ٹکر لگی اور انجن میں پانی بھر گیا -

(۱۰) اس خط کے ذریعہ وہ راہ دکھلائی ہے جسپر سے گذرکر اسٹوارسٹیڈ جہاز ایمپرس سے متصادم ہوا اور پھر پیچھے ہٹا -

(۱۱) اسٹوارسٹیڈ پیچھے ہٹ رہا ہے (ایمپرس کا بیان ہے کہ ٹکر لگنے کے ساتھہ ہی اُس نے اسٹوارسٹیڈ کو لا سلکی کے ذریعہ کہا کہ پیچھے نہ ہٹے اور اسی طرح ایمپرس سے لگا ہوا آگے بڑھتا جاے - اس سے مقصود یہ تھا کہ اگر معاً پیچھے ہٹ گیا تو ایمپرس کا جسقدر حصہ ٹوٹ گیا ہے ' وہاں سے فوراً پانی بھرنا شروع ہوجائیگا اور بچنے کے لیے مہلت نہ ملیگی - اگر تصادم کے بعد اسی طرح دونوں جہاز ملے رہے تو شکستہ تختے کچھہ عرصے تک نہیں گرینگے اور کچھہ مہلت درستگی یا بچاؤ کی مل رہیگی -

اسٹوارسٹیڈ کا بیان ہے کہ بیشک مجھسے ایسا چاہا گیا تھا مگر میں قوانین طبیعة کے آگے مجبور تھا - ٹکر کے بعد ہی جہاز خود بخود پوری طاقت سے پیچھے ہٹا ' اور میں نے ہرچند روکنا چاہا مگر کامیابی نہوئی - یہ جواب بالکل صحیح ہے - اسٹوارسٹیڈ کا کپتان طبیعة کی قوة دفع کو کیونکر روک سکتا تھا ؟

بہر حال تحقیقات ہو رہی ہے - لارڈ میر لنڈن کی زیر ریاست کمیشن مصروف تفتیش ہے - ممکن ہے کہ کمیشن کا فیصلہ اس اختلاف بیان کا تصفیہ کرے -)

ایک نئی اسکیم

جہاز ایمپریس کی تباہی کے اسباب حسب ذیل تھے :

(۱) تقابل کی حالت میں متقابل جہازوں کی غلط فہمی اور کہر کی شدت کی وجہ سے معائنہ کی مشکلات -

(۲) جہاز کے تختوں کے ٹوٹ جانے کی حالت میں جہاز کی بالکل بے بسی -

(۳) اس قسم کے اسباب کا نہ ہونا جنکی وجہ سے تھوڑے عرصے کے اندر بڑی تعداد مسافروں اور اسباب و سامان کی بچائی جاسکے -

(۴) حوادث کے وقت بعض اُن چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر اعتماد جنھیں نہ تو بڑی تعداد میں جہاز رکھہ سکتا ہے اور نہ بڑی تعداد مسافروں کی اُن میں آسکتی ہے -

(۵) انجن کے ٹوٹ جانے کے بعد کسی دوسرے وسیلہ کا باقی نہ رہنا جو جہاز کو غرق ہونے سے بچا سکے -

ان اسباب میں آخری اسباب کو سب سے زیادہ دخل تھا - اگر غفلت اور غلط فہمی کی وجہ سے تصادم ہوگیا تھا ' تو محض تصادم ہی سے اتنی بڑی انسانی تعداد ہلاک نہیں ہو سکتی تھی - تصادم کے بعد صدھا انسان زندہ جہاز میں موجود تھے - اگر ایسے اسباب مہیا ہوتے جو جہاز کو انجن ٹوٹنے کے بعد بھی کھینچکر لاسکتے یا مسافروں کو جہاز سے الگ کر لیتے ' تو حادثہ کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکتا -

ان تمام اسباب پر غور کرکے بعض مخترعین بحریہ نے ایک نئی اسکیم نکالی ہے جسکے مطابق آیندہ جہاز بنائے جالینگے اور اُن تمام خطرات کا انسداد ہو جائیگا جو اسطرح کے حوادث کے وقت موجب ہلاکت و بربادی ہوتے ہیں -

فن آلات بحریہ و جہاز رانی کے مشہور ماہر فن ' مسٹر فرانک تی - بولین Frank T. Bullen نے اس اسکیم کو پسند کیا ہے -

اس اسکیم کا ما حصل یہ ہے کہ جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے آیندہ سے ایسے بنائے جالیں جو جہاز سے الگ ہونے کی صورت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے تختے کا کام دیں اور جڑے ہونے کی صورت میں معمولی ڈیک ہوں - انکی وجہ سے نہ تو جہاز میں کوئی نئی چیز بڑھانی پڑیگی اور نہ کوئی نیا آلہ لگانا پڑیگا - جس طرح اب جہاز کی بالائی سطح پر تختے ہوتے ہیں ' ویسے ہی تختے اس وقت بھی رہینگے - البتہ انکی تعداد تو بر تو زیادہ ہوگی ' اور جہاز کے ہر حصے کو (جو اسطرح کا تختہ بن سکتا ہے) تیرنے والا تختہ بنا دیا جائیگا -

جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے ' سب سے اوپر کی نشست گاہ ' ڈائننگ ہال ' ڈرائنگ روم ' بال روم ' اور اسی طرح تمام بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں ' سب ایسے تختوں سے بنائی جالیں گی جو ہر وقت اپنی جگہ سے الگ ہوسکیں ' اور مستقل حالت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے کشتی نما تختے کی صورت اختیار کرلیں - علی الخصوص جہاز کی چھت صرف انہی سے پاٹی جالیگی -

تصویر نمبر ۲ کسی واقعی جہاز کی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ فرض کرکے کہ اسکیم کے مطابق ایک جہاز بنگیا ہے اور وہ حادثہ میں مبتلا ہوگیا ہے ' دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر اس اسکیم کی بدولت اسے بچایا جاسکتا ہے ' اور کس طرح جہاز کے تیرنے والے تختے دریا میں ڈالے جارہے ہیں ؟

(۱) یہ جہاز کا تیرنے والا تختہ نمبر [۱] ہے - جہاز کے ٹوٹنے کے بعد یہ پانی میں تیرنے لگتا ہے - اسکے اوپر آہنی جالیاں ہیں -

(۲) یہ تیرنے والا تختہ نمبر [۲] ہے - یہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جس رخ ہوا چلتی ہے اس طرف کو نکلا ہوا ہے - چند ڈھیلی جالیوں کے ذریعہ اسے جہاز سے وابستہ کردیا گیا ہے - جالیاں اسلیے بنائی گئی ہیں تاکہ تیرنے میں سہولت ہو - عموماً ہر تیرنے والے تختے میں مستول ' بادبان ' متحرک ڈانڈے ' اور پانی کے حوض تیار رہتے ہیں تاکہ جہاز سے الگ ہوکر معاً دریا میں تیرنا شروع کردیں -

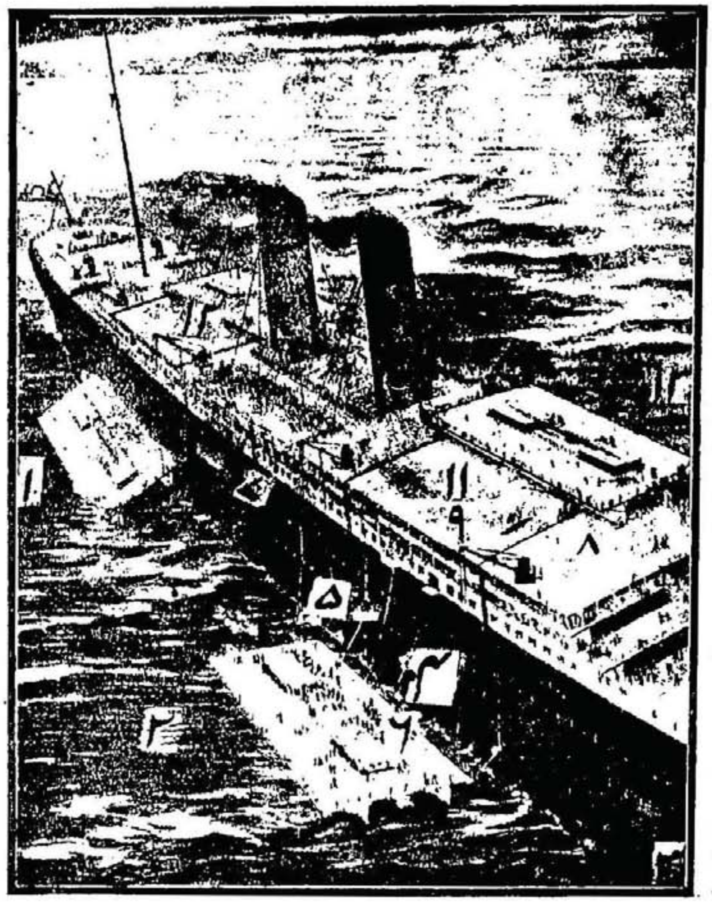

(۳) یہ جہاز کی پوری دیوار ہے جو طول میں چلی گئی ہے مگر در اصل تیرنے والے تختوں کا مجموعہ ہے - ان تختوں کی مجموعی طاقت سے زخمی جہاز کھینچ کر لایا جاسکتا ہے - اگر یہ تختے ہوتے تو ایمپریس انجن کے بیکار ہونے سے ڈوب نہ جاتا - ان میں سے ہر تختے کا طول ۱۰ - فٹ اور عرض ۴۰ - فٹ ہے - اس حساب سے تمام تختوں کا مجموعی رقبہ ۴۴ - ہزار مربع فیٹ ہوا - اتنی بڑی قوت یقیناً جہاز کھینچ کر لیجا سکتی ہے -

(۴) جہاز سے ڈاک کے تھیلے اور سامان خورونوش وغیرہ اتارا جا رہا ہے -

(۵) یہ وہ جھولے ہیں جنمیں بیٹھکر مسافر ان تختوں پر چلے آئینگے - دکھلایا ہے کہ مسافر جھولوں میں بیٹھے ہوے اتر رہے ہیں -

(۶) مستول کا باد بان -

(۷) ملاحوں سے بھری ہوئی کشتیاں جو تیرنے والے تختوں کو کھینچنے کیلیے اتر رہے ہیں -

(۸) یہ ایک خاص قسم کا تختہ ہے جسکے اندر کاگ بھرا ہوا ہے تاکہ پانی میں کسی طرح ڈوب نہ سکے -

(۹) اتارنے سے پہلے تیرنے والے تختے کی حالت -

(۱۰) یہ وہ پٹڑیاں ہیں جہاں سے تختے اٹھائے جاتے ہیں -

(۱۱) ایک تختہ اتارا جاچکا ہے - دوسرا اتارنے کیلیے تیار کیا جا رہا ہے

(۱۲) اس تختے کو اتارنے کیلیے بالکل تیار کرچکے ہیں -

(۱۳) اگر کشتیوں ... صورت نہ بنائی جائے تو ... کی صورت ایسی ہے ؟

مقالات

بـاب الـتـفسيــــر :

بعض مبـــاحث مهـمه

(حاشيه متعلق مقالــهٔ افـتـتـاحيـه)

اس هفته کے مقالهٔ افتتاحيه ميں دو آيتيں ايسي آئني هيں جن پر مستقل عنوان سے نظر ڈالني تهي - ليکن اسکي ابهي الهلال ميں گنجايش نہيں - حاشيے ميں کسی قدر تفصيل کی گئی ' مگر حاشيه اسقدر بڑهگيا که ايک مستقل مضمون کی طوالت پيدا هوگئي - خيال هوا که اسے ايک مستقل مضمون کي طرح باب التفسير کے تحت ميں ديديا جاے - قارين کرام پہلے ملاحظه فرماليں که مقالهٔ افتتاحيه کے صفحه ۴ کالم ۲ سطر آخري ميں نمبر (١) ديا گيا هے - اسي کے متعلق يه حاشيه هے -

(١) الذين احسنو ' الحسنى و زيادة ' ولا يرهق وجوههم قتر ولا ذله ' اولائك اصحاب الجنة هم فيها خالدون (١٠ : ٦٣)

اس آية ميں " و لا يرهق وجوههم قتر " کا لفظ آيا هے " قتر " کے معني تاريک غبار کے هيں - چهرے کی سياهی اور دهويں کے معنوں ميں بهی بولتے هيں - کم کرنے کے معني ميں بهی آتا هے - " ذلة " خضوع و انکسار اور انتها درجه کی عاجزي اور اپنے تئيں حقير کرنے کو کهتے هيں - پس آية کا لفظی ترجمه يه هوا که جو لوگ اصحاب الجنة هيں " انکے چهروں پر سياهي اور ذلت کبهي نه چهائيگي " حاصل مطلب يه هے که کبهي انکي حالت ايسي نهوگي جو رسوائي ' حقارت ' مايوسي ' اور شکستگي کی هو - هر طرح کي انسانی اور قومي ذلتيں اسميں داخل هيں - سب سے بڑي ذلت محکومي و غلامي هے جو کبهي الله اپنے دوستوں اور مومنوں کيليے پسند نہيں کرسکتا بشرطيکه اسکے سچے مومن هوں -

دوسري آية ميں " اصحاب النـار " کيليے فرمايا که " ترهقهـم ذلة " اور کها که " کانما اغشيت وجوههم قطعاً من الليل مظلما " - " قطع " بفـتح الطاء " قطعه " کی جمع هے - ايک قرات ميں بسکون طاء بهي آيا هے - " قطع " کے معني ايک ٹکڑے اور حصے کے هيں - اسليے اس آية ميں " قطعاً من الليل " کا ترجمه " رات کا ايک ٹکڑا " هوگا (قال ابن السکيت : القطع طائفة من الليل) اسي ليے هم نے ترجمه ميں " رات کی چادر ظلمت کا ايک ٹکڑا " لکها هے - (ديکهو ترجمهٔ آيت مقالهٔ افتتاحيه ميں) مقصود يه هے که انکے چهرے شدت ذلت و ناکامي اور شکست و مايوسي سے ايسے کالے کلوٹے هوجائينگے ' گويـا رات کي اندهيـاري انکے منهه پر چها گئي هے !

اس تشبيه کي اصل يه هے که قرآن حکيم نے هر جگه ايمان کو " روشني و نور " اور ضلالت و کفر کو " تاريکي و ظلمت " قرار ديا هے : لقـد جائکم من الله نور و کتاب مبين (٥ : ١٨) الله نور السماوات والارض (٢۴ : ٣٥) و من لـم يجعل الله لـه نوراً فماله من نور (٢۴:۴٠) هو الذي ينزل على عبده آيات بينات ليخرجکم من الظلمات الى النور (٥٧ : ٩) الحمد لله الذي خلق السماوات و الارض و جعل الظلمات و النور (٦ : ١)

اس آية ميں اصحاب النار کی نسبت کها که انکے چهرے تاريک هونگے - يه ٹهيک ٹهيک اس حالت ايماني و اسلامي کي ضد هے جو دوسري جگه مومنوں کيليے فرمائي هے - يعني انکے ايمان و اعمـال حسنه کي روشني و نورانيت کی شمع انکے سامنے روشن رهيگی :

يوم لايخزي الله النبي والذين آمنـوا معه ' و نورهـم يسـعى بيـن ايديهـم و بايما نهـم : يـقـولـــون ربـنـــا ! اتـمـــم لنـا نـورنـا ! (٦٦ : ٨)

وه عاقبت کار اور ظهور نتائج کا وقت که خدا اس دن اپنے نبي کو اور اُن لوگوں کو جو اسکے سـاتهه ايمان لائے هيں ' کبهي شرمنده و رسوا نه کريگا - انکا نور انکے آگے اور انکے دهني طرف ساتهه ساتهه چلے گا ' اور وه الله سے التجا کرينگے که اے پروردگار ! همارے اس نور کو کامل کردے اور آخر تک قائم رکهه ،

اسي طرح سورهٔ حديد ميں ايمان و کفر اور مومنين و منافقين کی تقسيم کرکے نور و ظلمت هي کی مثال دي هے :

يـوم تـرى المومنين والـمومنـــات يسعى نورهم بايدهم و بايمانهم ' بشـــرا کـم الـيـوم ! (٥٧ : ١٢)

اس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو ديکهوگے که انکا نور انکے آگے آگے اور انکے ساتهه ساتهه چل رها هوگا ' اور انسے کها جائيگا که آجکے دن تمهارے ليے فتح و مراد کي بشارت هے !

ليکن منافقين و مضلين اس " نور " سے محروم هونگے اور نهايت حسرت کے ساتهه مومنوں کی حالت ديکهينگے - اسکي مثال يوں فرمائي :

يـوم يقول المنافقون والمـنافقـات لـلذين آمنوا : انظرونا نقتبس من نورکم ! قيل ارجعوا ورائـکم فالتمسوا نـوراً (٥٧ : ١٣)

اس دن منافق مرد اور منافق عورتيں مومنوں سے کهينگي که ذرا همارا انتظار کرو که هم بهي تمهارے اس نور سے کچهه روشني حاصل کرليں - مگر انسے کها جائيگا که ايسا نہيں هوسکتا - آگے مت بڑهو - پيچهے هٹو اور کوئي اور روشني تلاش کرلو -

اندلس کے ايک شاعر نے اپنے نقاب پوش خليفه کو مخاطب کرکے اس آيت کو نظم کر ديا تها :

انظرونا نقتبس من نورکم
ان هذا نور رب العالمين !

بهر حال اس " نور " سے مراد وه الهي روشني هے جو " اولياء الله " اور " اصحاب الجنة " کو اپنے اعمال صالحه کے نتائج سے حاصل هوتي هے اور انکے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کي تاريکي سے پاک کر ديتي هے - اسکا ساتهه ساتهه چلنا اس طرف اشاره هے که جس آدمي کے ساتهه اندهيري رات ميں روشني هو ' اور وه اسکے ساتهه اس طرح کردي جاے که جهاں جاے ايک مشعل راه دکهلاتي اسکے آگے هو ' تو وه کبهي ٹهوکر نہيں کهائيگا اور نه کبهي بهٹکے گا - اسي طرح سچے مومنوں اور الله کے پرستاروں کيليے هدايت و سعادت کي ايک مشعل روشن هو جاتي هے ' جو هميشه انکے ساتهه رهتي هے ' اور جهاں جائيں انکے ساتهه ساتهه حرکت کرتي هے - نه تو کبهي انپر تاريکي چها سکتي هے ' اور نه انکے ليے ٹهوکر اور گمراهي هے -

[بقيه مضمون کے ليے صفحه ١٧ ملاحظه هو]

مذاکرۂ علمیہ

ریڈیم اور اسکے اثرات

(از جناب مولوي محمد عبد الله صاحب وکیل
سکریٹري انجمن اصلاح تمدن - ناندیر - دکن)

عجائب زار کائنات جن معجزہ نما اشیا سے معمور ہے' انمیں ایک عجیب شے ریڈیم بھي ہے جو ایم - کوري آف پیرس (M. Curie of Paris) نے اپنے مرنے سے آٹھہ سال پیشتر سنہ ۱۸۹۸ع میں دریافت کیا تھا - ریڈیم خالص سونے سے تین ہزار مرتبہ زیادہ وزني ہے' اوسکا رنگ معمولي ٹیبل سالٹ (نمک) کے مانند ہے - ابتک صرف چند اونس ریڈیم زمین سے نکالا اور صاف کیا گیا ہے -

چند دن ہوے امریکہ کے رسالہ میکلیورس میگزین (Macluras Magzine) نے وہ گفتگو شائع کي تھي' جو مسٹر کیلیو لینڈ موفٹ (Mr. Cleveiras moffet) اور ایم - کوري اور اوسکے لیبوریٹري اسسٹنٹ مسٹر ایم - ڈین (M. Danve) میں ہوئي تھي - رسالہ مذکورہ سے اوسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے - یقین ہے کہ قارئین کرام کي دلچسپي کا موجب ہوگا :

" مسٹر موفٹ " جب ایم - کوري سے ملے تو آنہوں نے اس موقع سے فائدہ آٹھا کر اسکے مددگار مسٹر ڈین سے چند ابتدائي سوالات ریڈیم کے متعلق کیے - مسٹر موفٹ اگرچہ ریڈیم کے تمام حالات کا مطالعہ کرچکے تھے' با این همه یہ سوالات اسلیے کیے کہ وہ ریڈیم کے حالات ایسي زبان سے سننا چاھتے تھے جو اسکے متعلق نہایت صحیح ترین معلومات بیان کرنیکا حق رکھتي ہے -

مسٹر موفٹ ــــ کیا یہ سچ ہے کہ ریڈیم سے حرارت اور روشني ہمیشہ اور مسلسل پیدا ہوتي رہتي ہے اور یہ کہ وہ ایک بے اندازہ قوت کا منبع ہے ؟

مسٹر ڈین ــــ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ صاف شدہ ریڈیم بغیر کسي مضر اثر کے پیدا کیے' ہماري ایجاد کردہ خوشنما آلات کے ذریعہ روشني اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے -

مسٹر موفٹ ــــ کیا یہ روشني چمکتي ہوئي ہوتي ہے ؟

ایم ڈین ــــ ہاں یہ روشني بالکل چمکتي ہوئي ہوتي ہے -
ایم - کوري آپکو اسکي روشني بتلائینگے -

مسٹر موفٹ ــــ کیا دوسرا شخص اسکو نہیں بتلا سکتا ؟

ایم - ڈین ــــ اسکے متعلق اگرچہ بہت سے نظریے قائم کئے گیے ہیں لیکن آنکے ذریعہ بتلانا کسیقدر مشکل ہے -

ایم - ڈین نے مسٹر موفٹ سے ریڈیم کي چند اور تاثیرات کا ذکر کیا جو نہایت ہي عجیب ہیں - علاوہ روشني اور حرارت کے اس عجیب دھات سے تین قسم کي نا معلوم شعاعیں بھي نکلتي رہتي ہیں' اور جس سرعت کے ساتھہ روشني حرکت کرتي ہے' اوسي سرعت سے یہہ بھي حرکت کرتي ہیں- اگر ان شعاعونکو خاص طریقے سے استعمال کیا جاے تو حسب ذیل اثار پیدا کرتے ہیں :

- ان شعاعونکے اثار مفید اور مضر دو قسم کے ہوتے ہیں -

مفید آثار :

(۱) زندگي کو قوت بخشتا ہے -

(۲) ایسے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے جو زندگي کے لیے خطرناک ہیں - کسي درد کا خصوصاً خوفناک (Lupus) کا نہایت عمدہ علاج ہیں -

مضر آثار :

(۱) جسم میں نا قابل محسوس درد پیدا کرتا ہے -

(۲) زندگي کو فنا کردیتا ہے -

دوسرے دن مسٹر موفٹ نے دیکھا کہ ایم - کوري ایک چھوٹے سے چیني کے برتن پر جھکے ہوے ہیں جسمیں سات سو پونڈ ریڈیم آھستہ آھستہ کھولا جا رہا ہے - مسٹر موفٹ کے دریافت کرنے پر اونہوں نے کہا کہ ریڈیم کو غلیظ دھاتوں سے پاک کرکے خالص ریڈیم اسي طرح حاصل کیا جاتا ہے - لیبوریٹریوں دار التجارب یا معمل میں ماہرین کی آزمایش کیلیے ریڈیم کي انتہائي صفائي اور اسمیں بلور کي سي چمک پیدا کرنے میں سخت احتیاط کي ضرورت ہے' کیونکہ اسکے ضائع ہوجانے کا خوف ہر وقت دامنگیر رہتا ہے- چنانچہ اسي بے احتیاطي کي وجہ سے چند ہفتہ پیشتر مجھہ سے $1\frac{1}{2}$ گرین ریڈیم ضائع ہوچکا ہے - یہ ضائع شدہ ریڈیم ایک چھوٹي سی نلکي میں رکھا ہوا تھا - یہ نلکي ایک دوسري نلکي میں ڈالکر اسمیں سوراخ کردیا گیا تھا - ان دونوں نلکیوں کو ایک برقي انگیٹھي پر رکھکر گرم کرنا شروع کیا - جب دو ہزار درجہ تک حرارت پہونچ گئي تو یکایک دونوں نلکیاں ٹوٹ گئیں اور یہ گراں بہا شے ضائع ہوگئي- بظاہر میري غفلت کے سواء اس حادثہ کا اور کوئي سبب معلوم نہیں ہوتا -

مسٹر موفٹ نے پھر دریافت کیا کہ جب ریڈیم میں صلابت آجاتي ہے تو کیا وہ اپني شکل بدلدیتا ہے ؟ ایم - کوري نے جواب دیا کہ نہیں' اسوقت بھي اسکي شکل بلور کے سفید ٹکرے کے مانند ہوتي ہے' اور سفید سفوف میں صاف کرنے کے بعد معمولي نمک کي طرح معلوم ہوتا ہے - ریڈیم کے چند ٹکرے یہاں پڑے ہیں - آنکے دیکھنے سے تم پر واضح ہوجائیگا -

اب پروفیسر کوري نے ریڈیم کي شعاعوں کے آثار دکھلانے کے لیے میز کے خانے سے شیشہ کي ایک چھوٹي نلکي نکالي، جسکے اندر سفید سفوف تھا' نلکي دیا سلائي سے زیادہ موٹي نہ تھي - اس کے دونوں طرف مہریں لگي تھیں اور آسیر سیسے کي ایک تہ چڑھي ہوئي تھي - سیسہ نلکي پر اس غرض سے چڑھایا گیا تھا کہ جب کوئي شخص نلکي کو پکڑے تو اُن مضر شعاعوں سے محفوظ رہے جو ہر وقت نلکي سے نکلتي رہتي ہیں - سیسہ مضر شعاعوں کو روکدیتا ہے - پروفیسر نے کہا کہ نلکي کے اندر ریڈیم ایک مضطرب حالت میں رہتا ہے اور اسکي حرارت ۵,۰۰,۰۰۰ درجہ ہوتي ہے - اگر میں اسکو تمہارے ہاتھہ یا جسم کے کسي دوسرے حصے پر رکھدوں تو تم اس حرارت سے واقف ہوجاؤ گے -

مسٹر موفٹ ــــ مجھے تو کچھہ حرارت محسوس نہیں ہوتي -

پروفیسر ــــ بے شک' ابھي محسوس نہیں ہوگي اور جب کہ ریڈیم کو میں نے پہلے بار چھوا تھا تو مجھے بھي محسوس نہیں ہوئي تھي -

یہ کہکر پروفیسر نے اپنی قمیص اُتاری اور اپنا بازو مجھے دکھلایا جسمیں زخم کی وجہ سے ابھی تک سرخی اور گہرا داغ موجود تھا -

اسی سلسلہ میں انہوں نے اپنے دوست پروفیسر بیکرل (Pro. Becquerel) کا تجربہ بیان کیا کہ وہ لندن کے سفر میں اپنے تجارب دکھلانے کے لیے ریڈیم کی ایک نلکی اپنی واسکٹ کی جیب میں رکھکے لیگئے - اثناے سفر میں تو انہیں کچھہ تکلیف نہیں ہوئی - لیکن دو ہفتہ کے بعد پروفیسر نے دیکھا کہ جیب کے نیچے کی جلد سرخ ہوگئی ہے اور جھڑ رہی ہے - آخر کار اس جگہہ ایک گہرا اور تکلیف دہ زخم ہو گیا جو کئی ہفتہ تک اچھا نہ ہوا - ریڈیم کے ان زخموں میں یہ ایک عجیب خاصیت پائی جاتی ہے کہ شعاعوں کے اثر کرنے کے بعد وہ ایک عرصہ تک بالکل نظر نہیں آتے !

مسٹر موفٹ نے ایم - کورے سے دریافت کیا کہ کیا اسوقت بھی ریڈیم حرارت اور روشنی پیدا کرتا ہے ؟

ایم - کوری — بے شک ' روشنی اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے - روشنی کے تجربہ کے لیے میں تمہیں ایک تاریک کوٹھری میں لیجاؤنگا اور وہاں اُسکی روشنی دکھاؤنگا - حرارت کے متعلق جو دریافت کرنا چاهتے ہو تو تھرمامیٹر کے ذریعہ تم معلوم کر سکوگے کہ بہ نسبت اطراف کی ہوا کے ریڈیم کی نلکی ڈیرہ درجہ زیادہ گرم ہے !

مسٹر موفٹ — کیا یہ نلکی ہمیشہ اتنی ہی گرم رہیگی ؟

ایم - کوری — جہانتک مجھے علم ہے یہ ہمیشہ گرم رہیگی - اب میں اس نلکی کو یونہی رکھہ دیتا ہوں اور تم دیکھوگے کہ منجمد ریڈیم خود بخود رقیق ہوتا چلا جائیگا -

مسٹر موفٹ — یہ ہمیشہ رقیق ہوتا رہتا ہے ؟

ایم کوری — میں اپنے تجربہ کے بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ ہمیشہ ہوتا ہے -

اسکے بعد پروفیسر ایم - کوری مجھے ایک تاریک حجرہ میں لے گئے ' اور میں نے نلکی سے نہایت صفائی کے ساتھہ روشنی نکلتے دیکھی - یہ روشنی اتنی چمکتی ہوئی تھی کہ ایک مطبوعہ کتاب بآسانی پڑھی جاسکتی تھی - پروفیسر نے کہا کہ ½ گرام ریڈیم پندرہ مربع انچ سطح زمین کو روشن کردیتا ہے جو پڑھنے کے لیے بالکل کافی ہے - اسی طرح ایک کیلوگرام (۲ ء ۲) پونڈ ریڈیم میں تیس مربع فیٹ رقبہ کا حجرہ روشن ہوجاتا ہے - یہ روشنی اور زیادہ چمکنے لگے اگر سلفائڈ اف زنک کے پردے ریڈیم کے نزدیک رکھے جائیں - لیکن اس قسم کی روشنی کے پیدا کرنے کے لیے بہت صرف ہوتا ہے - کسی آبادی میں اگر ریڈیم کی روشنی کیجاے ' تو وہ آبادی فالج اور دوسری اعصابی امراض میں مبتلا ہو جائیگی - اور اسی وجہ سے آیندہ ایک زمانے تک ریڈیم کی روشنی صرف تجربہ گاہوں کے عجائبات ہی میں رہیگی -

کچھہ دیر تاریک حجرہ میں ٹھیرنے کے بعد ایم - کوری نے ریڈیم کی نلکی دبیز کاغذ میں لپیٹ کر مسٹر موفٹ کے ہاتھہ میں دیدی اور کہا کہ آنکھیں بند کر کے اس نلکی کو اپنی پلکوں پر رکھو اور زور سے دباؤ - مسٹر موفٹ نے انکے کہنے پر عمل کیا اور آنکو آنکھہ کے بیرونی حصے میں وسیع روشنی کا اثر محسوس ہونے لگا - ایم - کوری نے آنکو یقین دلایا کہ یہ روشنی آنکھہ کے بیرونی جانب نہیں بلکہ اندرونی حصہ میں ہے - پروفیسر نے مسٹر موفٹ کو ہدایت کی کہ ریڈیم کی نلکی کو زیادہ عرصہ تک پلکوں پر نرکھے کیونکہ اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ یا تو بصارت کو سخت صدمہ پہنچیگا یا بصارت بالکل جاتی رہیگی - دوسرا تجربہ ریڈیم کو پیشانی پر رکھکر کیا گیا - اس مقام پر بھی باوجود آنکھیں بند ہونیکے مدھم روشنی کا اثر نظر آنے لگا - شعاعوں نے سر کی ہڈیوں میں سے نفوذ کرکے آنکھہ کے ڈھیلے پر اپنا اثر ڈالاتھا -

ریڈیم کی شعاعیں ابتک امراض چشم میں استعمال کی گئی ہیں ' اور موتیا بن کی تشخیص کا نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوئی ہیں ' ان سے معلوم ہوجاتا ہے کہ رٹینا (Retina) بے نقص ہے یا نہیں ' اور عمل جراحی کہاں تک کامیاب ہو گا ؟

موتیا بن کی وجہ سے اگر کسی شخص کی بصارت جاتی رہی ہے اور وہ ریڈیم کی روشنی میں دیکھہ سکتا ہے ' تو اُسکی بصارت واپس ہوسکتی ہے - اگر ریڈیم کی روشنی میں بھی نہیں دیکھہ سکتا تو بصارت کی واپسی کی اُمید نہیں -

ابتک زمین سے بہت کم ریڈیم نکلا ہے ' اور ایم - کوری کو زمین کے اندر زیادہ مقدار میں ریڈیم موجود ہونیکے متعلق شک ہے - اُنکا بیان ہے کہ قرب و جوار کی کانوں میں ریڈیم اتنی کم مقدار میں پایا جاتا ہے کہ کئی سو مربع گز چٹانوں میں کہیں کہیں اسکے آثار پاے جاتے ہیں -

کان سے ریڈیم نکالنے کی اُجرت بھی اُسکے نکالے جانے میں مانع ہے -

الهــلال :

ریڈیم کے متعلق الهلال کی دوسری جلد میں ایک مفصل مضمون نکل چکا ہے ' جسمیں بتلایا ہے کہ کیونکر ڈاکٹر ایم کوری اپنے انکشافات میں کامیاب ہوا ؟ ناظرین دوبارہ اسپر بھی ایک نظر ڈال لیں -

دیــوان وحشــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دهلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر مشتمل ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشتهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کوایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

میــرٹھــہ کی قینچــی

میرٹھہ کی مشہور و معروف اصلی قینچی اس پتہ سے ملیگی

جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شہر میرٹھہ

باب الصحة و تدبير المنزل

خطــرنـاک مـکهــي !

ان الله لا يستحي ان يضرب مثلا ما بعوضة (۲ : ۲۴)

حال میں مکهیوں کے متعلق ڈاکٹر اڈورڈ راس کي تحقیقات نے علمي و طبي حلقوں کو اس موضوع پر خاص توجه دلائي هے - ڈاکٹر موصوف مشهور سر رونا لڈ راس کے بهائي هیں اور علم الجراثیم (بکٹریوالوجي) کے مسایل کي تکمیل و تحقیق سے خاص دلچسپي رکهتے هیں -

ایک مختصر سا مضمون انکا " گریفک " میں نکلا هے جسمیں عام پبلک کي واقفیت کیلیے سرسري طور پر اپني تحقیقات کی طرف اشاره کیا هے - هم اسکا خلاصه مع ایک دلچسپ تصویر کے شائع کرتے هیں - (الهـلال)

(تندرستي کا جہاد)

سائنس کے تجارب سے یه بات ثابت هوگئي هے که گهر کي معمولي مکهیاں سخت خطرناک چیزیں هیں - یهي هوائي سیّاح هیں جو ایک شخص کي بیماري دوسرے تک لیجاتي هیں ' اور اسلیے اسقـدر حقیـر نهیں هیں جسقدر که عام طور پر سمجها جاتا هے - هر گهر کیلیے جسمیں صحت اور تندرستي کی قیمت محسوس کي جاتي هو' ضروري هے که انکي تعداد کم کرنے کیلیے ایک سخت جهاد شروع کردے ' تاکه وه بیماریاں جو ایک جگه سے دوسري جگه منتقل هوتي هیں ' کم هوجالیں اور کچهه دنوں کے بعد بالکل معدوم -

(هلاک کرنے کي کوشش)

ایک طریقه ان بیماري پهیلانے والي مکهیوں کے کم کرنے کا یه هے که اُنهیں هلاک کردیا جاے ' اور اسي لیے " مکهي مار " کاغذ کا استعمال بهت سے مقامات میں ' خاصکر امریکه کے شهروں میں شروع هوگیا هے - لیکن تجربه سے معلوم هوتا هے که یه چنداں مفید نهیں - اسطرح کے وسائل سے مکهیاں اتني تعداد میں هلاک نهیں هو سکتیں ' جس سے انکي مهیب تعداد میں کوئي بڑي کمي واقع هوسکے - گهراؤ مکهیوں کے بچے گرمي کے موسم میں بهت زیاده مقدار میں پیدا هوجاتے هیں ' اور انکي هلاکت اور پیدایش کا مقابله کرنے سے پیدائش کي تعداد هر حال میں زیاده هي رهتي هے -

پس دراصل مارنے کي کوشش کي جگه اس بات کي سعي کرني چاهیے که کسي طرح انکي پیدایش کو کم کیا جاے - کسي بیماري کے علاج سے پیشتر اس بیماري کے نه هونیکي تدبیر هی کیوں نه کي جاے؟ سب سے بهتر طریقه اس کا یه هے که صفائي کا بهت زیاده لحاظ رکها جاے - صفائي سے یه فائده هوگا که کیڑے آپ هي آپ دور هو جائینگے اور بیماریاں جو اُنکے ساتهه آتي هیں بالکل غائب هوجائینگي - یه طریقه پناما اور نهر سویس کے کنارے مچهروں کے دفعیه کے لیے برتا گیا ' اور نهایت کامیاب ثابت هوا -

(موطن و مولد)

گهراؤ مکهیاں میلي اور گندي جگهوں میں انڈے دیتي هیں - موسم گرما میں ایک ماده مکهي قریب ڈیڑهه سو انڈے سڑے هوئے پتوں یا مکان کے کوڑے کرکٹ یا غلیظ راستوں میں دیتي هے - ان انڈوں سے کچهه دنوں کے بعد بے شمار چهوٹے چهوٹے کرم پیدا هوجاتے هیں - پانچ دن گذرنے کے بعد انکي شکل چنے کے مانند گول هوجاتي هے - دسویں دن دو پاؤں اور چهه پر مکمل طور پر نکل آتے هیں - اسي کا نام مکهي هے -

نیلے پیٹ والے مکهي بهي اسي طرح انڈے دیتي هے - مگر فرق صرف اسقدر هے که وه زیاده تر سڑے هوئے گوشت میں انڈا دیتي هے -

(جراثیم)

گهراؤ مکهي اور چهوٹي مکهي اپنے پاؤنکو مریض مقامات میں آلوده کرکے بیماري کے کیڑے اپنے ساتهه لے لیتي هے اور غذا کي تلاش میں اڑتي هے - بیماري کے کیڑے بکثرت اسکے پاؤں میں لپٹے هوتے هیں ' اور اسکي ڈنک بهي مهلک جراثیم کی ایک پوري آبادي هوتي هے - پهر وه دودهه کے جگ میں ' چاے کي پیالي میں ' روٹي کے ٹکڑے پر ' اور هر طرح کی غذاؤں اور انساني جسم و اعضا پر آکر بیٹهتي هے ' اور بغیر قصد کے صدها مهلک کیڑوں کو پهیلا دیتي هے جو فوراً اپنا کام شروع کردیتے هیں - بعض مکهیاں کیڑے کو نگل لیتي هیں - وه اُس کے اندر جاکر اور بڑهتے هیں اور اسکے بعد جب مکهي بیٹهتي هے تو وهي کیڑے نکل کر جمع هو جاتے هیں !

(ان الله یحب المتطهرین)

هم لوگ تهوڑي سي توجه بهي باقاعدگي کے ساتهه اس طرف کریں ' تو بربادیوں کي اس بهت بڑي فوج سے نجات پاسکتے هیں - هم لوگوں کو چاهیے که اپنے رهنے کے تمام مقامات کو هر طرحکي کثافت اور میلے پن سے پاک کردیں - اگر هم نے ایسا کردیا تو اسکے یه معني هونگے که اپنے دشمنوں کو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کردیا - کیونکه اصلي سوال پیدایش کا هے ' اور مکهي صرف کثافت اور غلاظت هي میں انڈے دیتي هے - هر گرد آلود اور میلي جگه کم سے کم هفته میں ایک بار ضرور هي صاف کر دیني چاهیے -

حال میں اخبارات نے مکهیونکے خلاف اعلان جنگ کیا هے - نیز حفظان صحت کے معلموں کے ڈاکٹر اُن کے دور کرنے کي تدابیر محنت کے ساتهه ڈهونڈ رهے هیں - لیکن جب تک لوگوں کو خود صفائي کي طرف توجه نهوگي ' یه کوششیں کچهه مفید نهیں هو سکتیں -

هم لوگوں میں سے هر شخص مکھي کے مقابلے میں حصه لے سکتا ہے - کیونکه هم سے هر شخص خواه وه کتنا هي غریب هو' اپنے گھروں کو مکھیوں سے پاک رکھه سکتا ہے- هفتے میں ایک بار صبح کے وقت اپنے گھر کو اچھي طرح دیکھه لو که صفائي اور چیزوں کي ترتیب کا کیا حال ہے ؟ سب سے پہلے باورچي خانے سے معائنه شروع کیا جاے - برتن رکھنے کي جگھوں کو دیکھیں' موري خانه کھلوائیں' جنس اور اشیا کے ظروف کا تجسس کریں - تفتیش اس بات کي هوني چاهیے که هر گوشه صاف ہے یا نہیں ؟ اسکے بعد خصوصیت کے ساتھه گھر کے ان تمام موقعوں کو بذات خاص دیکھنا چاهیے جو کوڑا کرکٹ پھینکنے اور کثافت جمع هونے کي جگھیں هیں - هماري زندگي کي سلامتي کا رشته گھر کے انہیں ادنے اور حقیر گوشوں کے هاتھه میں ہے - اگر انکو جلد جلد صاف کرنے کا انتظام کرلیا گیا تو پھر اس معرکے میں فتح هي فتح ہے - چاء کي پتیاں اور بچا هوا کھانا پھینک دینا مکھیوں کو انڈه دینے کیلیے بلانا ہے - اسکي بڑي احتیاط رکھني چاهیے -

(غطـــو الاناءا)

ایک بہت بڑا اصولي نکته یه ہے که کھانے کي هر چیز هر حال میں ڈھانپ کے اور بند کرکے رکھني چاهیے - انہیں کھلا چھوڑ دینا هي اسکا سبب هوتا ہے که مکھي آکر بیٹھے اور اپنے پانوں کے لپٹے هوے قاتل کیڑوں کو ڈالدے ! -

(زندگي کا مسئله)

صفائي کا مسئله زندگي کا مسئله ہے ' اور اس شخص سے بڑھکر کوئي احمق نہیں جو اپني زندگي نوکروں کے اعتماد پر چھوڑ دے -

جنگي جہازوں کا قاعده ہے که هر اتوار کي صبح کو کپتان اور دیگر افسر جہاز کے گوشے گوشے کو صفائي کیلیے دیکھتے هیں - هم لوگوں کو بھي چاهیے که اپنے گھر کے کپتان بن جائیں' اور اسي طرح هفته میں چند گھنٹے زندگي اور صحت کیلیے صرف کریں -

یه بھي ضروري ہے که هم اپنے همسایونکو مکھیوں کي خطرناک حالت سے اچھي طرح مطلع کردیں اور ان سے التجا کریں که وه بھي همارے مقابلے میں شریک هوں - اسطرح ایک مجموعي طاقت مکھیوں کے دفعیه میں سرگرم جہاد هوني چاهیے - بچوں کو بھي اسکے متعلق ابتدا سے تعلیم دینا نہایت ضروري ہے ' اور ان صدها تعلیموں سے یقیناً مقدم جو اسکولوں کے اندر دي جاتي هیں -

اگر هم لوگ اپنے گھر کو پاک و صاف رکھیں، تو همارے بچوں کي صحت اچھي رهیگي ' گرمي میں جو بیماریاں بکثرت هوتي هیں بالکل نه هونگي ' ٹائیفوڈ کم هو جائیگا ' ڈاکٹر کا بل بھي کم آیا کریگا ' گھر کا هر فرد چین اور سکھه کي زندگي بسر کریگا - خدا اور اسکے بندے ' دونوں کي خدمت صرف تندرست آدمي هي کرسکتا ہے - پس آؤ ' هملوگ اسي کے مطابق عمل کریں !

(مــلاحظـــات)

آج جبکه علوم کي انتہائي ترقیات و کشفیات سے یه نتیجه اخذ کیا گیا ہے که مکھیوں سے غذا کو بچانا چاهیے' اور سخت تاکید کي جا رهي ہے که غذا کو ڈھانپ کر رکھا کرو ' تو اُن احادیث نبویه کو بھي یاد کرلینا چاهیے جن میں نہایت اصرار سے تاکید کي گئي ہے نه کوئي چیز کھانے کي کھلي نه رکھو -

اس قسم کي احادیث بکثرت وارد هیں ' اور عموماً کتب حدیث کے ابواب اطعمه و آداب اکل و شرب میں درج کي گئي هیں - بعض کتابوں میں " تغطیة الاوانی " کا مستقل باب رکھا گیا ہے اور اسکے تحت میں اس قسم کي تمام حدیثیں جمع کردي هیں - ان سب پر نظر ڈالنے کیلیے بہترین کتاب جمع الجوامع ہے - امام غزالي نے بھي احیاء میں ذکر کیا ہے - هم صرف بخاري و مسلم کي ایک متفق علیه حدیث یہاں نقل کردیتے هیں :

جاء رجـل من الانصار باناء من لبن الی النبي صلی الله علیه و سلم - فقـال الا خمـرتـه و لـو ان تعـرض علیـه عـوداً -	آنحضرت (صلعم) کی خدمت میں ایک شخص برتن میں دوده لایا - آپ نے دیکھکر فرمایا که تونے اسے ڈھانکا نہیں - کسی تنکے هي سے سہي - لیکن ڈھانک دینا ضروري ہے !

اسکے علاوه متعدد حدیثوں میں " غطو الاناء " (یعنی برتنوں کو ڈھنکا هوا رکھو) بھي آیا ہے -

اس سے همارا مقصود اُس مسلک کو اختیار کرنا نہیں ہے ' جو آجکل کے بعض مصنفین و اهل قلم حضرات کا هر نئي تحقیق کو کسي قدیمي تعلیم سے تطبیق دینے کا ہے - اکثر صورتوں میں ایسي کوششیں محض بے معني و لغو هوتي هیں - هم صرف یه دکھلانا چاهتے هیں که احادیث نبویه میں مفید تعلیمات کا بہت بڑا حکیمانه ذخیره موجود ہے -

(مــرقـــع)

اس مضمون کے ساتھه ایک تصویر بھي دي گئي ہے' جسمیں دکھلایا ہے که مکھي کیونکر انڈے دیتي ہے اور مہلک کیڑے کس طرح اسکو اپني قاتل سیاحت و نفوذ کا مرکب بناتے هیں؟ تصویر میں جابجا نمبر دیدیے هیں - یہاں انکي تشریح کردي جاتي ہے - تصویر سامنے رکھه لیجیے :

(۱) مکھي کے انڈے اپني اصلي مقدار میں -

(۲) مکھي کے بچے انڈوں سے نکل رہے هیں -

(۳) مکھي کے بچے -

(۴) انڈے اصلي حالت سے بہت بڑا کرکے دکھلاے هیں -

(۵) مکھي کے پانوں جن میں بیماري کے خورد بیني کیڑے (میکروب) لپٹ جاتے هیں - دونوں جانب پرونکے نیچے اسکی ٹانگیں دکھائي دیتي هیں - ٹانگونکے سروں پر × کا نشان بنا دیا ہے- اسي طرح سامنے کي چار ٹانگوں کے سروں پر بھي یهي نشان ہے - نیز منه کے سامنے بھي نشان دیا ہے - یه تمام مقامات خورد بیني کیڑوں کے جمع هونے کے هیں -

(۶) یه بیماري کے خورد بیني کیڑوں کي صورت ہے - انکے اصلي جسم کو کئي سو مرتبه بڑا کر کے دکھلایا ہے -

(۷) مکھي کي زبان - اصل سے بدرجها بڑي کر کے دکھلائي ہے -

(۸) مکھي کي زبان کا وه حصه جو خورد بیني کیڑوں کو جمع کرتا ہے -

(۹) خورد بیني کیڑے لپٹے هوے هیں -

(۱۰) مکھي کا پانوں - اصل سے بدرجها بڑا کر کے دکھلایا ہے -

روز انه الهـــلال

چونکه ابھي شائع نہیں هوا ہے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتہر کیا جاتا ہے که ایمبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دي کشمیر کراپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

عالم اسلامی

جدید عثمانی کارخانہ ہاے صناعی

جدہ میں آب شور کو شیریں بنانے کا کارخانہ

جدہ سے سرزمین حجاز کی سرحد شروع ہوتی ہے ' جہاں آب شیریں ہمیشہ سے ناپید ہے - مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ (زاد اللہ شرفہما) میں چند کنوؤں اور نہر زبیدہ کے سوا اور کوئی منبع آب نہیں - جدہ اگرچہ ساحلی مقام ہے لیکن سمندر کا نمکین پانی پینے کے کام میں نہیں آسکتا -

دولۃ عثمانیہ نے سرزمین حجاز کی ترقی و اقتصاد پر از سرے نو توجہ شروع کردی ہے - اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے سمندر کے پانی کو میٹھا پانی بنانے کا دخانی کارخانہ ہے جو نہایت وسیع پیمانہ پر قائم ہوا ہے - اور اب بغیر صرف و مشقت کے صدہا گیلن میٹھا پانی ہر شخص حاصل کر لے سکتا ہے -

یہ تینوں تصویریں اسی کارخانے کی ہیں - پہلی تصویر کارخانے کے ایک خاص حصہ کو نمایاں کرتی ہے' جہاں پانی لینے والوں کا ہجوم ہے - دوسری تصویر کارخانے کے آلات اور مشینری کا نمونہ دکھلاتی ہے' جہاں سمندر کے پانی سے نمک نکال لیا جاتا ہے' اور چند لمحوں کے اندر پانی میٹھا ہو جاتا ہے -

تیسری تصویر صناعی آب شیریں کا مرکزی حوض ہے جہاں ہر وقت پانی موجود رہتا ہے' اور اہل شہر میں تقسیم ہوتا ہے -

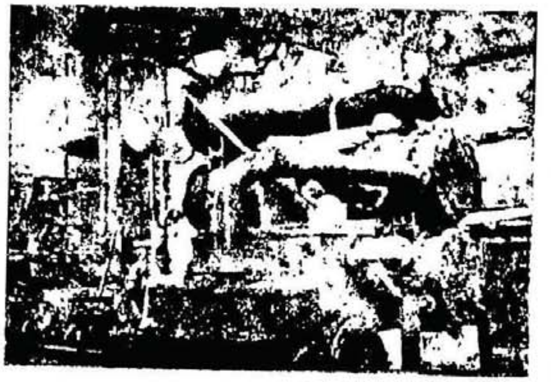

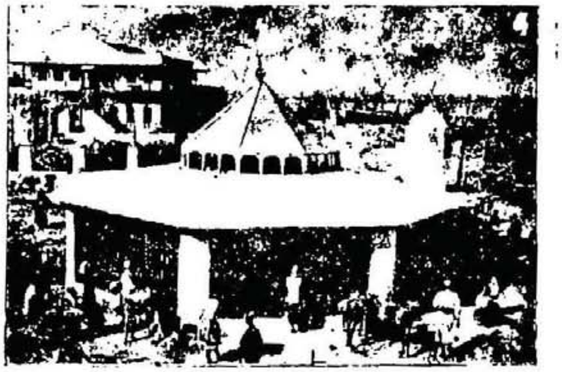

[بقیہ مقالات صفحہ ۱٦]

پس اس آیۃ میں " اصحاب النار " کی نسبت جو یہ کہا ہے کہ انکے چہروں پر تاریکی چھا جائیگی ' تو یہ ٹھیک ٹھیک " اصحاب جنۃ " کی اس حالت کے مقابلے میں ہے جو پچھلی آیتوں میں بیان کی گئی ہے : نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم !

آیۃ متذکرۂ متن کے متعلق ایک اور نکتہ بھی قابل درس و فہم ہے جسپر توجہ دلاے بغیر نہیں رہسکتا - فرمایا کہ " للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ " جن لوگوں نے نیکی اور بھلائی کے کام کیے ' انہیں ویسا ہی نیک اجر بھی ملیگا - نیز اس سے بھی کچھہ زیادہ - یعنی جسقدر عمدہ کام کیے ہیں انکے مطابق تو نتائج حاصل ہی ہونگے ' لیکن اسکے علاوہ بطور لطف و مرحمت کے بھی بہت کچھہ عطا کیا جائیگا -

اس آیۃ کریمہ میں نیکی کے بدلے نیکی کی مقدار سے کہیں زیادہ معاوضہ ملنے کی بشارت دی ہے' لیکن دوسری آیت میں جب برائی اور بد عملی کا ذکر کیا ہے تو وہاں صرف اسیقدر ہے : " والذین کسبوا السئیات جزاء سئیۃ مثلہا - جن لوگوں نے برائی حاصل کی تو جیسی برائی کی ' ویسا ہی اسکا بدلہ بھی پالینگے -

یہاں " زیادۃ " نہیں کہا بلکہ " مثلہا " کا لفظ کہا - جس سے ثابت ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی کے مقدار سے زیادہ ملیگا ' پر بدی کیلیے اتنی ہی سزا ہوگی جتنی کہ بدی کی گئی ہے - اسی قسم کی ہوگی جس قسم کی وہ بدی تھی -

اللہ کی عدالۃ حقہ کا یہی اصول لطف و مرحمت ہے - وہ سزا دینے میں صرف عادل - اگر ثواب کی طرح عذاب میں بھی یہ " زیادتی " کا اصول عمل میں آتا' تو نہیں معلوم اس معصیت سراے عالم کا کیا حال ہوتا ؟ شاید ایک ہستی بھی زمین پر باقی نہ رہتی - کمال قال سبحانہ :

ولو یواخذ اللہ الناس بظلمہم ما ترک علیہا من دابۃ ولکن یوخرہم الی اجل مسمی (۱٦ : ٦۳)	اور اگر اللہ انسانوں کو انکے ظلم و گناہ پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بھی باقی نہ رہتا اور اپنی بد اعمالیوں کی پاداش میں سب کے سب برباد و ہلاک ہوجاتے - لیکن

وہ عفو و درگذر سے کام لیتا ہے اور انکے معاملے کو چھوڑ دیتا ہے - یہاں تک کہ انکے کاموں کے قدرتی نتائج کے ظہور کا وقت آجاے اور وہی سزا انکے لیے بس کرتی ہے !

قران حکیم میں دوسری جگہ اسے کھول کر بالکل واضح کر دیا ہے :

من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ' و من جاء بالسئیۃ فلا یجزی الا مثلہا (٦ : ۱٦۰)	جو شخص نیکی اور بھلائی کے ساتھہ ہمارے سامنے آئیگا تو اسکا بدلہ دس گنا زیادہ ملیگا - اور جو بدی لیکر آئیگا تو اسکے لیے کچھہ زیادتی نہوگی' بلکہ

ٹھیک ٹھیک اتنی ہی سزا پائیگا جتنی کہ اس نے بدی کی ہے !

اسی طرح سورۂ نمل اور سورہ قصص میں کہا : من جاء بالحسنۃ فلہ خیر منہا (۲۷ : ۸۹ و ۲۸ : ۸۴)

کاش " البصائر " نکلتا اور مباحث کلام اللہ کیلیے کافی میدان بحث و نظر ہاتھہ آتا - اسطرح ضمناً نہ تو جی بھر کر لکھا جاسکتا

تاریخ حیات اسلامیہ

خصایص مقدسہ الہلال

طرز دگراں و داع کردی ! * طرز دگر اختراع کردي !

آپ جیسے بلند نظر اور مستقل خیال بزرگ کیخدمت میں دفعۃ کچھہ عرض کرنیکي جرات کرنا شاید نتیجہ خیز نہیں ھوسکتا - جب سے کہ صدا بصحرا کے عنوان سے الہلال میں مضمون شایع ہوا ھے ' میں مضطرب رھا ھوں اور سخت متفکر - چاھتا رھا کہ کچھہ عرض کروں ' مگر مانع گذارش یہ فکر رھي کہ عرض کروں تو کیا عرض کروں ؟ ابتک جسقدر مکاتیب اس بارے میں شیفتگان و دلدادگان ھلال کے شائع ھوچکے ھیں ' اُنمیں صاحبان ھمت و حیثیت کیا کیا کچھہ نہ کرچکے ' اور اب کیا باقي رھگیا ھے جسکے عرض کرنے کے لیے میں اپنے قلب کو مضطر پاتا ھوں ؟

ھلال کا ھر نمبر جب نظر افروز چشم نظارہ گیاں ھوتا ھے تو اپنے ساتھہ کچھہ جملے ' کچھہ الفاظ ایسے بھي رکھتا ھے جسکے خیال سے قلب کا کچھہ عجیب حال ھوجاتا ھے - خصوصاً نمبر ۲۱ دیکھنے کے بعد عرض حال کیلیے مجبور ھوگیا ھوں -

میں ایک نہایت ناچیز حیثیت رکھتا ھوں - الحمد للہ کہ خداے کریم نے جمع مال کی فکر سے مجھے آزاد رکھا ھے - الہلال عرصہ سے باالتزام دیکھتا ھوں ' مگر کسي خریدار سے مانگ کر - الہلال کے پہونچنے کا دن جب آتا ھے تو خریدار صاحب کے مکان پر جاتا ھوں اور اکثر ایسا ھوتا ھے کہ یا تو وہ نہیں ملتے یا پرچہ نہیں ملتا ھے - ادھر شوق و اشتیاق کا یہ تقاضا ' اور دھر بے بضاعتي کا یہ حال کہ میں بقیمت اسے خرید نہیں سکتا ! بالاخر جنوري سنہ ۱۴ع سے ادارہ الہلال نے مجھے اطلاع دي کہ تمہارا چندہ وصول ھوگیا - آیندہ پرچہ پہونچے گا - اب خریداران الہلال کي آستاں بوسي موقوف ھوئي اور ڈاکخانہ کي حاضري مقرر ھوگئي :

خود ھي چلکر نہ بلا لائیں تو آنے میں ھے دیر !

پرچہ پہونچنے میں جب کبھی ایک روزکي دیر ھوجاتي ھے تو عرض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ انتظار کسدرجہ شدید ھوتا ھے ؟ اور اگر دو پرچے ایک ساتھہ آنے کا حال معلوم ھو تو دوسرا ھفتہ بڑي ھي دقت سے ختم ھوتا ھے -

پس جس محبوب و مطلوب کي تلاش میں کوچہ گردي کرني پڑتي ھو ' جس حسن مجسم کا یکروزہ فراق بھي بیتاب کردیتا ھو ' جس محبوب رنگیں ادا کي چند روزہ جدائي آنکھونکو انتظار کا روگ لگا دیتي ھو - یعني جس شاھد مقصود کي چند لمحوں یا چند دنوں کي مفارقت بھي برھم زن متاع ھوش و خرد ھو ' خدارا ' انداز کیجیے کہ اُسکے فراق دایمي کا خیال دل و دماغ پر کیا کیا بجلیاں نہ گراتا ھوگا ؟ پھر یہ حالت میري ھي نہیں ھے بلکہ خریداران الہلال کے بیشتر حصے کا بعینہ یہي حال ھے :

هم ھوے تم ھوے کہ میر ھوے
انہیں زلفونکے سب اسیر ھوے

مشاھدات کي بنا پر کہنا پڑتا ھے کہ الہلال ایک ھي مقبول انام اور محبوب خواص و عوام پرچہ ھے اور لوگ اُسے حرز جاں بنا کر رکھتے ھیں - میں نے اُسکا کوئي ورق ناکارہ ھوتے نہیں دیکھا - کوئي حصہ ناقابل حالت میں نہیں پایا - ھاں یہ اکثر دیکھا ھے کہ شوقین طبع اور نفاست پسند لوگ نہایت خوشنما و بیش قیمت جلد بندي کراکے اپنے کتب خانے میں ایک ممتاز اضافہ کرلیا کرتے ھیں - موجودہ عالم اسلامي کی ھر چھپنے والي شے میں جو شرف و قبولیت عامہ اسکو حاصل ھے ' وہ عدیم النظیر و بدیع المثال کہا جا سکتا ھے - ھر بات کي کوئي وجہ ضرور ھوا کرتي ھے - محبت کسي شے کي بلحاظ اُسکی خوبیونکے ھوتی ھے - ارباب بصیرت و اصحاب قابلیت کا فرض تھا کہ الہلال کو نقد نظر سے دیکھتے تاکہ بدفعۃ واحدۃ اُسکے خصایص و فضایل سامنے آجاتے ' اور اُسکی وہ خوبیاں جو اُسے وحید الوجود و عدیم المثال بنائے ھوے ھیں ' عام ھوجاتیں - میں الہلال کو اپنی ناچیز اور ناقص خیال میں

رخِ گلگوں کو بچایئے !

قدرتی حسن کیا ہے ؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایہ شکر گذاری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب ہوا ملنے نہو - تو نہو لیکن ہندوستان جیسے گرم ملک میں مروجہ پومیڈیا اسپرٹ میں حل کئے ہوئے رنگوں کا استعمال گلگوں رخساروں کے لئے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونہ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کردیتا ہے - اور مروجہ پومیڈ کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵٫)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانۂ زادِ چمن !

جس طرح سحری کا پہلا جھونکا - موج بوئے گل سے ہم آغوش ہوکر ایک عالم کو مست الست کردیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی توسی حرکت شامہ و دماغ کو مسحور کرکے انسان کو از خود رفتہ کردیتی ہے - اور اسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہوگیا ہے

اگر سنگھار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمند ناز پر تازیانہ بنجاتی ہے *

ایک اونس کے خوبصورت بکس میں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۱۴٫

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے !

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی روح ہر مجلس کے لئے کشت زعفران ایک نئی وضع کے ملاک اور خوشنما شیشیوں میں - سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تین قسم کی خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے باذوق اور نازک دماغ اصحاب حکماء - اطباء ایڈیٹرز - مشاہیر وغیرہ کا بڑا لو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں *

تاج قدارہ نسیم فی شیشی ...

تاج روح شمیم فی شیشی ...

تاج موج نسیم فی شیشی ... علاوہ خرچ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

کیسا سمجھتا هوں اور وہ کونسی بعض خوبیاں هیں جو مجھے نظر آتی هیں؟ مختصراً عرض کرونگا۔ یہ ایک نہایت ضروری مبحث ہے - ضرورت تھی کہ اسپر تفصیلی نظر ڈالی جاتی اور مشرح لکھا جاتا - مگر با وجود اختصار ملحوظ رکھنے کے تحریر طویل ہوئی جاتی ہے' اور یہ بھی چاھتا هوں کہ جلد سے جلد وہ شائع ہوجاے - پس مختصر اشارات عرض کرونگا -

اسلام اور اسلامیونکو خداے کریم و رحیم نے منجملہ بیشمار نعمات و عطاے دینی و دنیوی کے ایک نعمت غیر مترقبہ قران کریم عطا فرمائی ہے جو همارے تمام امراض روحانی و جسمانی کی ایک هی دوا و علاج ہے' اور هماری روزانہ زندگی کا ایک هی قابل تعظیم دستورالعمل ہے - هماری هر ضرورت خواہ وہ دینی هو خواہ دنیوی' اسی کے زیر حکم ہونی چاهیے -

مگر صد حسرت و افسوس هماری غفلتوں اور گمراهیوں پر! اس زریں و متبرک اصول کو جب سے هم فراموش کر بیٹھے هیں' کونسی تباهی ہے جو نازل نہیں ہوئی' اور کونسا حادثہ ہے جو همپر نہیں گذرا؟ فن طبابت میں تشخیص مرض دشوار ہے اور جب مرض کی تشخیص صحیح ہوجاے تو پھر ازالۂ سبب مرض مشکل نہیں رهجاتا - الهلال کی پہلی اور قابل تعظیم خصوصیت یہی ہے کہ اسنے سب سے اول سبب اصلی کی تشخیص کی - اور بلاشبہ الهلال هی وہ مصلح اعظم و اول ہے جسنے اخباری اجسام میں قران کریم کی روح پھونکدی اور گم کشتگان بادیہ ضلالت کو صراط مستقیم بتا دی - یعنی مدتوں کی سوئی ہوئی قوتونکو چند ماہ کے اندر بیدار کردیا' اور یہی اسکا وہ مسلک محبوب ہے جسپر همیں هزار جان سے نثار ہونا چاهیے -

دوسری خصوصیت اسکی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا وعظ ہے - یعنی وہ برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کی تعلیم و تلقین کرتا ہے - یہی وہ تعلیم ہے جو همارا اساس کار هو تو تمام روگ دور هو جائیں -

تیسری خصوصیت اسکی راہ حق و صداقت میں مجاهدہ و بے نظیر استقلال و ثبات ہے - میں بلا خوف تردید کہہ سکتا هوں کہ اگر اس عصیان آباد هند میں ایک متنفس بھی اسکے مطابق آواز بلند کرنیوالا باقی نہ رہے' اور تمام دنیا کی حاکم و قاهر قوتیں اسکی دشمن هو جائیں' پھر بھی اسکے پاے ثبات و استقلال کو فضل الہی سے جنبش نہوگی: و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء!

ان تین عظیم و جلیل خصوصیتوں کے بعد بیشمار خصوصیات اور بھی هیں جو هر هفتہ نئے نئے انداز و کرشمونکے ساتھہ جلوہ آرا ہوتی هیں -

پھر انکا طرز نو و جدید' اسکی رزم و بزم' اسکی متانت و ظرافت' اسکی انشاپردازی و بلاغت' همدردی انام' خدمات اسلام' واقفیت عامہ' تبحر علمی' علوم و فنون' بصائر و حکم' با قاعدہ و منظم اشاعت' تقسیم ابواب و فصول' تسمیہ عناوین وغیرہ وغیرہ' بے شمار خصائص هیں کہ هر صفت کو تمام مطبوعات میں عدیم النظیر و بیمثال پاتا هوں -

اگر مفصل لکھا جاے تو الهلال کی هر هر خوبی بجاے خود ایک مبحث ہے - مختصر یہ کہ وہ امۃ مرحومہ کیلیے چودھویں صدی کی ایک قابل صد فخر و نازش نعمت ہے - اسکی خوبیاں اور فضایل گنانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ جنہوں نے ابتک نہ دیکھا هو دیکھیں' اور پڑھیں' سوچیں' اور سمجھیں -

الهلال کے قیام کے مسئلہ کا اختیار آپکو نہیں' مشتاقان و شیفتگان هلال کو ہے - اگر وہ مالی دقتوں سے بند کیا جاتا هو تو جان نثاران هلال کو ایثار مال سے نہ روکیے - ایک طرف تو آپ کی غیور طبیعت کی یہ سختی کہ قبول خدمات سے انکار شدید' اور دوسری طرف اسکے بند کردینے کی تنبیہ و تہدید!

هم بھی منہہ میں زبان رکھتے هیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے؟

خریدار نمبر ۴۰۷۳

آپ کو سچے مونس و غمخوار کی تلاش ہے

تو دارالسلطنت دهلی کے مشہور معروف روزانہ اخبار

همدرد

کی مستقل خریداری فرمالیں' جو ایک اعلی درجہ کے روزانہ پرچہ کی تمام ضروری صفات سے آراستہ هونیکے علاوہ خالص همدردی ملک و قوم کی سپرٹ سے معمور ہے همدرد زندگی کی هر لائن میں آپ کا تجربہ کار مشیر ثابت هوگا - هر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپکو مدد دیگا' آپ کا خالی وقت گذرانیکے لیے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا - نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروری معاملات کے بارہ میں آپکی معلومات بڑھائیگا' اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے هندوستانیوں کو ترقی یافتہ اقوام کی مجلس میں سربلند هونیکے قابل بنالیگا' ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلیے اب همدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے - مضمون کی گنجایش دگنی سے زیادہ بڑھنے کے ساتھہ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردی گئی ہے آپ اپنے هاں کی ایجنسی سے اب روزانہ همدرد ایک پیسہ فی پرچہ کے حساب سے خرید سکتے هیں یا ۱۲ روپیہ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے هیں

المشتہر

منیجر اخبار " همدرد " کوچۂ چیلاں دهلی

دلهن بہار تیل

معزز حضرات اگر آپکو تیل استعمال کرنیکا شوق نہ بھی هو تو همہ صفت تیل کو ضرور استعمال کیجئے یہ دلهن بہار تیل باریک کام کرنیوالونکے باریک بند ضعف دماغونکے لیے کمزور نظرونکے لیے ضعیف داونکے لیے کتب بینونکے لیے اخبار بینونکے لیے تو نہایت هی مفید ثابت هوچکا ہے گویا سوکھے دهانوں میں پانی پڑنیکا مصداق ہے تیل تو آپ نے سیکڑوں استعمال کیے هونگے مگر ایسا همہ صفت عملو دلهن بہار تیل کم استعمال کیا هوگا آپ ضرور اس تیل کا ایک مرتبہ استعمال کرکے تجربہ کیجیے - مشک آنست کہ خود به بوید نہ کہ عطار بگوید کی یہ آپ نظیر هوجالیگا همیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں ہے آپکا تجربہ اور آپکی منصفی کافی ہے هر ملک میں کارخانہ دلهن بہار تیل کو ایجنٹیونکی ضرورت ہے معاملہ خط و کتابت سے طے هوسکتا ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ معہ محصولڈاک ۱ روپیہ ۴ آنہ فی درجن دس روپیہ ۸ آنہ -

ایس - اسمعیل اینڈ سنس سول ایجنٹ - دلهن بہار تیل
نمبر ۶۷ - مور اسٹریٹ - مدراس
حاجی محمد عبد الله اینڈ کو

ملنے کا پتہ :- کارخانہ دلهن بہار تیل نمبر ۲۰ حیات خاں لین پوسٹ آفس هریسن روڈ کلکتہ

ملیح آباد کے اعلے درجہ کے قلمہاے انبہ

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے -

حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح آباد'
معلہ دیبی پرشاد مالک کارخانہ قلمہاے انبہ - ضلع لکھنو